خدا کی بھلائی توبہ کی طرف مائل کرتی ہے

God's Goodness Leading to Repentance

جب میں نے حقیقی طور پر خُداوند یسوع مسیح کو جانا تو مجھے علم ہوا کہ وہ گناہگاروں سے پیار کرتا ہے۔ اس سے قبل میں سوچتا تھا کہ وہ صرف اچھے اور راستباز لوگوں سے پیار کرتا ہے۔ مگر اس کا کلام پڑھنے سے مجھے معلوم ہوا کہ وہ راستبازوں کو نہیں بلکہ گناہگاروں کو توبہ کے لئے بلانے آیا ہے، پھر میں نے سوچا کہ شاید وہ میرے اچھے اور نیک کام مجھ سے چاہتا ہے مگر پھر اس کا کلام پڑھنے سے مجھے علم ہوا کہ اس نے میرے اچھے کاموں کے بدلے نہیں بلکہ میرے گناہوں کے بدلے اپنے آپ کو قربان کیا ہے۔ تب میں جان گیا کہ وہ مجھ پر الزام لگانے نہیں بلکہ مجھے الزامات سے چھڑانے آیا ہے، اور میرے تمام گناہ اس نے دھو دیئے ہیں، تب میں نے جس طرح توبہ کی ویسی توبہ کبھی نہ کی تھی۔ کیونکہ مجھے یقین ہو گیا تھا کہ میری اور ہر شخص کی حالت شیطان جیسی ہے کہ ہم اپنے آپ کو بچا نہیں سکتے اس لئے یسوع ہمارے گناہوں کی خاطر مر گیا۔ اگر چہ میں معاف ہو گیا مگر پھر بھی میں اس کے رحیم چہرے کی طرف دیکھنے کے قابل اپنے آپ کو نہیں سمجھتا تھا۔ مجھے یہ شرمندگی تھی کہ میں نے سب سے عظیم دوست کو شرمندہ کیا تھا جو میرے گناہ اور غلطیاں معاف کرنے پر تیار تھا۔ میں تو خاک میں اپنا چہرہ چھپانے کے لائق تھا اور اگر وہ اپنے قہر کی بجلیاں بھی گراتا تو مجھے کوئی حیرانی نہ ہوتی کیونکہ میں جان گیا تھا کہ میرے گناہ کتنے بھیانک ہیں۔ مگر اُس نے بجلیاں گرانے کے بجائے نرمی سے کہا کہ ''میں تم سے پیار کرتا ہوں اور تمہیں معاف کرتا ہوں'' تو میرا دل ٹُوٹ گیا۔

اس کی رحمت سے پگھل گیا
اور زمیں بوس ہو گیا
جب اس کا فضل مجھ پر ہوا
اس کی حمد میں میں ڈھل گیا

اس کے بعد میں نے یہ بھی جانا کہ نہ صرف وہ مجھے معاف کرنے آیا بلکہ مجھے اپنی راستی کا لباس پہنانے بھی آیا ہے تا کہ میں اس کی جگہ کھڑا ہو سکوں۔ میں حیران تھا اور جب سچ میں اس نے ایسا ہی کیا اور مجھ گناہگار کو خدا کے حضُور راستباز بنا کر کھڑا کر دیا تو میں مزید شرم سے گڑ گیا اور مزید توبہ بہتر طریقے سے کی۔ پھر میں نے یہ بھی جانا کہ میں جو پہلے گناہ سے پیار کرنے والا تھا اب خُداوند کو پیار کرنے والا بن گیا تھا۔

پھر ایک ہلکی سی آواز آئی کہ تم نہ صرف معاف ہو گئے ہو بلکہ خدا کے خاندان میں قبول کر لئے گئے ہو تو میں مزید حیران ہوا کہ میں جو اس کے قہر کے لائق تھا اب اس کو ابا یعنی اَے باپ کہہ سکتا تھا اور اس کا وارث بن گیا تھا۔ میں نے کہا کہ اے خُدا مجھے علم نہ تھا کہ تو میرا باپ ہے ورنہ میں تیرے بر

خلاف گناہ نہ کرتا۔ مگر میری آواز بیٹھ گئی اور میں نے مزید بہتر انداز میں توبہ کی۔ اور پھر میں نے اس کی شکر گزاری شروع کی۔ قِصّہ مُختصر اور میں نے توبہ کی اور مزید بہتر انداز میں توبہ کی اور میں اپنے آپ پر ناراض ہوتا کہ میں نے کیوں خُدا کو ناراض کیا۔ پھر میں نے بہنوں اور بھائیوں کو خُدا کی عظیم محبت کے بارے میں بتانا شروع کیا اور مسیح کی خدمت میں مصروف ہو گیا۔ خدا کی محبت کی چاشنی ہمیں گناہ سے مزید نفرت کرنے پر تیار کرتی ہے۔ اور آپ اپنے آپ سے کہتے ہیں کہ میں نے کیوں اپنے پیارے خُداوند کے برخلاف گناہ کیا؟ اور میں مزید کیوں گناہ میں زندگی بسر کروں؟ اس لئے آپ دِل سے بلکہ دل کی گہرائیوں سے توبہ کرتے اور خُدا سے مُحبت کرنے لگتے ہیں۔

میری آپ سے گزارش ہے کہ اپنے اپنے دلوں کو جانچتے ہوئے خُدا کے حضور گُھٹنوں کے بل ہو جائیں کیونکہ خاکسار ہونے کی ضرورت آن پہنچی ہے۔ کیا آپ میرے ساتھ مل کر دعا کریں گے کہ ''اَے خُدا، نہ تو میرے بھائی، میری بہن، میرے پاسبان، میرے ڈیکنز، نہ ہی میری کلیسیاء اور نہ ہی میری خدمت بلکہ مجھے ہاں صرف مجھے توبہ کی ضرورت ہے۔۔۔ اے خدا۔۔۔ اپنے چہرے کا نُور مُجھ پر جلوہ گر فرما۔ اپنی پاکیزگی مجھے عطا فرما، مُجھ پر ظاہر فرما کہ میں نے کیسے تیرے برخلاف گناہ کیا ہے، میں کیسے مسائل کا سبب بنا ہوں۔ ظاہر فرما کہ مجھے کہاں کہاں توبہ کی ضرورت ہے؟

توبہ کریں اور گناہ سے پھریں

We Must Turn From Our Sin In Repentance

تمام زمانوں میں سب سے مشہور مضمون گناہ ہے۔ نہ صرف اس پر اکثر بات کی جاتی ہے بلکہ دُنیا کے بہت سے لوگ اِس پر بے تحاشہ عمل بھی کرتے ہیں بہت سے لوگ تو اس کے نتائج کی پرواہ کیے بغیر گناہ کیے چلے جاتے ہیں اور یہ سوچتے بھی نہیں کہ خدا کسی بھی وقت اپنے قوانین کی خلاف ورزی کرنے پر انہیں سخت قسم کی سزا بھی دے سکتا ہے۔ ایسے کروڑوں لوگ اپنے ضمیر کی پرواہ بھی نہیں کرتے اور خوشی سے باافراط گناہ کرتے چلے جاتے ہیں۔ وہ شاید گناہ کی لذت حاصل کرنے کے لئے گناہ نہیں کرتے بلکہ اپنی زندگی کو اپنی ملکیت جان کر اس کے ساتھ جو چاہے سلوک کرتے ہیں۔

اور کچھ لوگ اپنی مذہبی تعلیمات، اخلاقی تربیت اور معاشرتی اخلاقیات کو مدِنظر رکھتے ہوئے گناہ کی لذت سے پورے طور پر لطف اندوز نہیں ہو پاتے مگر چھپ چھپا کر گناہ کرتے ضرور ہیں۔ وہ شاید اس وقت شرمندہ بھی ہوتے ہیں جب گناہ کرتے پکڑے جائیں۔ اِس لئے وہ اپنی مقرر کردہ چار دیواری یا اخلاقی معیار کو مدِنظر رکھتے ہوئے گناہ سے باز رہنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے وہ اپنے ساتھی گناہگاروں میں بڑی عزت کی نگاہ سے

دیکھے جاتے ہیں کیونکہ ان کو شاید گُناہ سے بری سمجھا جاتا ہے حالانکہ وہ توبہ کے متعلق بائبلی تعلیم سے بالکل واقف نہیں ہوتے۔

گناہ اور توبہ کے متعلق بائبل کی تعلیم

تمام تاریخِ اِنسانی میں اخلاقی معیار یکساں نہیں رہے وہ بہت سے نشیب و فراز کا شکار رہے ہیں۔ امریکہ کا قدیم کالونی نظام آج کے معاشرے سے بالکل مختلف تھا۔ آج سرعام گناہ کی صورتحال پچاس سال پہلے امریکہ کے اخلاقی معیار کے بالکل برعکس ہے۔ گناہ کے اس اتار چڑھاؤ کی بنیادی وجہ معاشرے میں بائبل مقدس کی اہمیت کے درجے پر مبنی ہے۔ جو لوگ بائبل مقدس سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہ گناہ کے متعلق بہت کچھ بیان کرتی ہے، اور ہمیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ بائبل مقدس دنیا کی وہ واحد کتاب ہے جو گناہ کے متعلق سب سے زیادہ بیان کرتی ہے۔ لیکن بائبل مقدس گناہ کے خلاف بیان دیتی ہے اِس لئے گناہ سے پیار کرنے والی دنیا کو یہ کتاب پسند نہیں۔ یہ صِرف ان لوگوں میں مقبول ہے جو اپنے گُناہوں پر پچھتاتے اور اُن سے چھٹکارا پانا چاہتے ہیں اور ایسے لوگوں میں بھی جو خُدا کے ساتھ نئے سرے سے زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں۔

بائبل کی تعلیم توبہ کے لئے یہ بیان دیتی ہے کہ گناہ خدا کے برخلاف عمل اور مقابلہ ہے، ہم میں سے کسی کو یہ اختیار نہیں کہ اس کی بے عزتی کریں۔ اس لئے ہمیں توبہ کر کے گناہ سے پھرنے کی ضرورت ہے۔ لیکن یہ بہت حیران کن بات ہے کہ رُوحانی اور اخلاقی بے راہ روی اور تنزلی کے اس شدید دور میں لوگ گناہ کے متعلق منفی بات اور توبہ کی ضرورت پر بات کرنا بھی گوارا نہیں کر رہے۔ اس سے بھی زیادہ خطرے کی بات یہ ہے کہ خُداوند یسوع مسیح نے جس کلیسیاء کو قائم کیا ہے وہ بھی عام دُنیا کی مانند توبہ کی اہمیت اور ضرورت پر بالکل فکرمند نظر نہیں آتی بلکہ اِس سے بھی مزید افسوس ناک بات یہ ہے کہ توبہ کا لفظ ہماری کلیسیائی لغت میں تو بہت زیادہ موجود اور استعمال ہوتا ہے مگر اس پر عمل کو اتنا ہی نظر انداز بھی کیا جاتا ہے۔

توبہ کو نظر انداز کیوں کیا جاتا ہے

توبہ کے متعلق تعلیم کو کلیسیاء میں نظر انداز کرنے کی بہت سی وجوہات ہیں ا۔ کلیسیاء میں بائبل مقدس کی تعلیمات کو اہمیت نہیں دی جاتی۔ آج کل یہ عام سننے کو ملتا ہے مذہبی رہنما کہہ رہے ہوتے ہیں کہ آپ کو بائبل کی تعلیمات کی منادی کرنے کی ضرورت نہیں! کیونکہ اس سے تفریق پیدا ہوتی ہے! آج دنیا میں مسیحیت کی ترقی میں سب سے بڑی رکاوٹ مسیحیوں میں اتحاد کی کمی ہے، اور یہ کمی بائبل کی تعلیمات کی منادی کی وجہ سے ہو رہی ہے۔ کیا یہ بات سچ ہے؟ یہ بات تو یقینی ہے کہ بائبل کی تعلیمات تفریق پیدا ضرور کرتی ہیں۔ کیونکہ بائبل کی عظیم تعلیم کی منادی سے

بھیڑیں، بکریوں سے جدا ہوتی جاتی ہیں۔ اس لئے ان بنیادی تعلیمات کو بڑی توجہ اور خدا کی حکمت سے بیان کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ بھیڑیں اور بکریاں ایک ہی کلیسیاء میں ہوں تو وہاں کے پاسبان کے لئے بھیانک خواب سے کم نہیں۔ دُنیا بھی اِسی وجہ سے مسیح کو قبول نہیں کر پارہی کیونکہ انہیں مسیحیوں میں مخلوط اِیماندار نظر آتے ہیں یعنی ایمانداروں اور ایمان نہ لانے والوں کا گروہ نظر آتا ہے جو اپنے آپ کو مسیحی کہتے ہیں اس لئے وہ اس گروہ پر کیوں کر یقین کریں۔ کیونکہ انہیں سمجھ نہیں آتی کہ مسیح کی بھیڑیں اور دنیا کی بکریاں جو ایک ہی عبادت گاہ میں ساتھ ساتھ بیٹھ کر ایک جیسا مذہبی بیان دیتی ہیں ان میں مسیحیوں کو کیسے پہچانیں۔ اس لئے افسوسناک حقیقت یہ ہے کہ مسیحیت آج کی دنیا میں کلیسیاء کی کمزوری اور پاکیزگی نہ ہونے کی وجہ سے نہیں پھیلی۔ یہی وجہ ہے کہ شاید خداوند نے بھی کلیسیاء کو اس کے حال پر چھوڑ دیا ہے۔ لیکن خدا کے دل کی پکار یہی ہے کہ ''تُم میری طرف رجُوع ہو تو میں تُمہاری طرف رجوع ہوں گا۔۔'' (ملاکی 7:3)۔

2۔ کلیسیاء کا وہ بقیہ جو آج بھی بائبل کی تعلیمات پر ایمان رکھتا ہے اس نے توبہ کی تعلیم کو بھلا رکھا ہے:

بہت سے لوگ جو توبہ کی تعلیم کو اہمیت دیتے ہیں وہ اِس تعلیم کو اُس کا صحیح مقام نہیں دے سکے۔ اِس لئے اُن کے وسیلے جو لوگ تبدیل ہوئے ہیں وہ بھی توبہ کی صحیح تعلیم سے واقف نہیں اور نتیجہ یہ نکلا کہ گرِجا گھر ایسے ارکان سے بھرے پڑے ہیں جو غیر تائب ہیں اور تبدیل نہیں ہوئے مگر اپنے آپ کو ''مسیحی'' سمجھتے ہیں۔ اس کی وجہ سے الجھن کا شکار ہے۔

3۔ توبہ کی لازمی تعلیم پر عمل کرنے میں کلیسیاء کی ناکامی:

کچھ لوگ توبہ کو ایک ثانوی عمل قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کوئی بھی توبہ کر سکتا ہے مگر توبہ ہر کسی کے لئے لازمی نہیں ہے۔ اس لئے لاکھوں کی تعداد میں افراد ایسے موجود ہیں جو مسیح کی طرف بغیر توبہ کیے رجوع ہونے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ اس لئے کلیسیاء کو دنیا سے الگ پہچاننا ناممکن تو نہیں مگر مشکل ضرور ہو چکا ہے۔

4۔ کچھ لوگوں نے پرانی غلطیوں کو مہلک تعلیم بنا کر سکھانا شروع کر دیا ہے:

یہ افسوس نام اور غلط نظریہ اس وجہ سے پروان چڑھا ہے کہ نجات کے لئے توبہ کی ضرورت نہیں۔ وہ توبہ کو صرف ایک ''عمل'' قرار دیتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ ''ہم اعمال کے سبب سے نجات نہیں پاتے بلکہ ہم صِرف اِیمان سے نجات پاتے ہیں۔'' اس بیان میں کوئی غلطی نظر نہیں آتی مگر غلطی کہیں موجود ہے۔ اور وہ غلطی یہ ہے کہ بغیر توبہ کیے ایمان رکھنے سے کیسے نجات ملے گی۔ یعنی یہ تصور کر لینا کہ ایک گناہ گار شخص اپنی ناراستی سے باز آئے بغیر راست اور صادق خدا کی طرف پھر سکتا اور مقبول ہو سکتا ہے، ایسا سوچنا شاید علم الٰہیات میں سب سے بڑی غلطی ہے۔ اِس لئے ایسے اُستادوں سے بچ کے رہیں کیونکہ پہلے ہی کلیسیاء

کا بڑا حصہ اس غلطی کا مرتکب ہے اور بہت بڑے نقصان کا سامنا کر رہا ہے۔

5۔ مثبت رجحان پر توجہ کر کے توبہ سے اجتناب:

مسیحیت رجحان پر توجہ کر کے توبہ سے اجتناب:

مسیحیت کے بارے میں ایک بات مشہور ہوگئی ہے کہ اسے صرف مثبت انداز میں پیش کیا جانا چاہیے۔ اور کچھ تو اِس حد تک بڑھ گئے ہیں کہ ''اگر آپ کچھ مثبت کہہ نہیں سکتے تو پھر آپ کو کچھ کہنے کی ضرورت ہی نہیں۔'' اِس حال میں اِیمان کو تو مثبت قرار دیا جاتا ہے مگر توبہ، آپ سمجھ سکتے ہیں کہ منفی کے خانے میں آتی ہے۔ مگر سوچئے کہ آپ اپنی گاڑی ورکشاپ پر لے کر جائیں اور مکینک اس میں آپ کو کوئی خرابی نہ بتائے بلکہ ہمیشہ اس کی اچھائیاں ہی کرتا رہے تو آپ کیسا محسوس کریں گے؟ یا پھر آپ ڈاکٹر کے پاس جائیں تو وہ آپ کو ہمیشہ صحت مند قرار دے اور آپ میں کسی قسم کی کمزوری بیان نہ کرے؟ کلیسیاء کو توبہ کے متعلق نہ بتانا بھی یقیناً ایسا ہی ہے۔

6۔ کلیسیاء کی ترقی کی کوشش میں توبہ کی تعلیم ایک طرف کر دی گئی ہے! بہت سی کلیسیاؤں کے راہنما منسٹری کی کامیابی اور ترقی کے لئے شدید محنت کرتے اور اس سے بے حد مُحبت بھی رکھتے ہیں۔ انہوں نے مذہبی سچائیوں اور مشہور نفسیاتی مسائل کو یکجا کر دیا ہے اور لوگ اُن کی متاثر کن تقریروں سے بہت لطف اندوز ہوتے ہیں اور مزید کامیاب ہونے کے طریقے اور گُر سیکھنے کے لئے اُن کے پاس دوڑے دوڑے جاتے ہیں۔ وہاں انہیں خُدا کی مُحبت، اِیمان کی اہمیت، مثبت رجحان کو ملا کر اس انداز میں پیش کیا جاتا ہے کہ اُنہیں گُناہ کے خلاف بولنے اور توبہ پر زور دینے، جہنم اور عدالت کے بارے میں پیغام سنانے کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ ان کے پیغامات بلکہ تقریریں لوگوں کو خُوب لُبھاتی ہیں اور کلیسیائی ممبران کی تعداد بھی آئے دن بڑھتی جا رہی ہے۔ نتیجتاً ان کلیسیاؤں میں رُوح القُدس کی خدمت نظر نہیں آتی، کیونکہ اُن میں توبہ کی منادی نہیں کی جاتی کہ رُوح القُدس دنیا کو گناہ، راستبازی اور عدالت کے بارے میں مجرم ٹھہرائے گا (یوحنا 16:8-11)۔ جہاں کوئی قائلیت نہیں وہاں توبہ بھی نہیں ہوگی اور پھر دَرُست تبدیلی بھی نہیں ہوگی۔ اور ایسی کلیسیاؤں پر عالم ارواح کے دروازے آسانی سے غالب آ سکتے ہیں۔

۷۔ کلیسیائی راہنماؤں میں افسوسناک حد تک اخلاقی سرگرمی کی کمی:

جہاں توبہ کی منادی درست طور پر بھی کی جاتی ہے وہاں بھی منادی میں وہ سرگرمی اور ضرورت پر شاید زور نہیں دیا جاتا کہ لوگ توبہ کی ضرورت کو محسوس نہیں کر پاتے اور پھر ردِ عمل بھی ظاہر نہیں کرتے۔

کیا خدا ہمارے خلاف ہے

خُدا کیسا محسوس کرتا ہے جب ہم اُس کی تعلیمات کے خلاف چلتے ہیں؟ کیا وہ مُسکرا کر نظر انداز کر دیتا ہے کہ یہ لوگ نئے زمانے کے لوگ ہیں ان کے لئے قدیم سچائیوں پر عمل کرنا کافی مشکل ہے؟ یا کیا وہ ایسے لوگوں کے خلاف عدالت میں قہر و غضب نازل کرے گا؟ بائبل مُقدس واضح ثبوت فراہم کرتی ہے کہ خُدا ہمیشہ اُن لوگوں کے خلاف رہا جو اُس کی بتائی قدیم سچائیوں کے برخلاف چلتے ہیں۔ اِس لئے خُدا اپنی بگڑی ہوئی کلیسیاء کے حالات پر اظہار افسوس نہیں کرتا بلکہ وہ اُس کے خلاف ہے اور وہ اُن کو ہرگز برکت نہیں دے گا جو اُس کی مرضی، اُس کے طریقے اور کلام کے خلاف چلتے ہیں۔ یسعیاہ نے اسرائیل کی بے راہ روی کے خلاف بہت بلند بانگ بیان دیا اور کہا، ''لیکن وہ باغی ہُوئے اور اُنہوں نے اُس کی رُوحِ قُدس کو غمگین کیا۔ اِس لئے وہ اُن کا دشمن ہوگیا اور ان سے لڑا'' (یسعیاہ 10:23) اور ہم اکثر یہ سُنتے ہیں کلیسیائی راہنما کہتے ہیں کہ ''اگر خُدا ہماری طرف ہے تو کون ہمارا مخالف ہے؟'' لیکن کیا کبھی یہ بھی آپ نے سُنا ہے کہ ''اگر خُدا ہمارے مخالف ہوگیا تو پھر اِس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کون ہماری طرف ہے؟'' یہ کوئی بے کار سوال نہیں بلکہ ایک انتہائی کڑوا سچ ہے کہ ہم نے خُدا سے بغاوت کی ہے اور وہ ہمارے خلاف ہو کر ہم سے لڑ رہا ہے۔ اور یرمیاہ کے ذریعے خُدا نے ایک لمبے پیغام کے ذریعے وعدہ کیا کہ اگر اسرائیل نے بغاوت نہ چھوڑی اور خُدا کی قدیم راہوں کو نہ اپنایا تو وہ اپنے لوگوں پر تباہی نازل کرے گا۔ (یرمیاہ 20:5 تا 21:6)۔

اس سے بڑی تباہی اور کیا ہوسکتی ہے کہ خُدا ہمارا مخالف ہو جائے؟

آگاہی کے دو بیان

توبہ کی تعلیم کے بارے بات کرتے ہوئے ہم خُداوند یسوع مسیح کے دو بیانات کو توجہ کا مرکز بنائیں۔ برائے مہربانی ان پر توجہ دیجیے:

پہلا بیان: ''خبردار رہو کہ کیا سنتے ہو'' (مرقس 24:4)

دوسرا بیان: ''خبردار رہو کہ تم کیسے سُنتے ہو'' (لوقا 18:8)

ان دونوں حوالہ جات میں واضح کر دیا گیا ہے کہ ایک شخص کے پاس جو کچھ ہے جو اسے دیا جائے گا اس سب کا انحصار اس کے سُننے کے پیمانے پر ہے۔ یعنی وہ سُننے کو کتنی اہمیت دیتا ہے۔

یہ دونوں بیانات ہمیں آگاہ کر رہے ہیں کہ ہماری روحانی ترقی و تنزلی کا انحصار مکمل طور پر ہمارے سُن کر قبول کرنے پر ہے۔ کچھ لوگ سُننے میں لاپرواہی برت کر برسوں رُوحانی ویرانی کا شکار رہ سکتے ہیں۔ یعنی وہ سمجھ نہیں پاتے کہ اُنہوں نے کیا سُنا ہے۔ اور کچھ لوگ اچھی بائبلی خدمت میں بھی نجانے کیسے سُنتے ہیں کہ ان کی رُوحانی ترقی بہت کم ہوتی ہے اور وہ آہستہ آہستہ وہ مقام بھی کھو بیٹھتے ہیں جو انہوں نے پہلے حاصل کیا تھا۔

اس لئے یہ آگاہیاں ہمارے سُننے اور پڑھنے پر بھی لاگو ہوتی ہیں۔ یعنی بہت سے ایسے سننے والے ہیں جو سست ہیں حتیٰ کہ نہیں سمجھ پاتے کہ کیا سنایا کیسے سنا اور کچھ ایسے پڑھنے والے بھی ہیں جو سمجھ نہیں پاتے کہ پڑھایا نہیں پڑھا۔ مگر کچھ لوگ اہم چیزیں پڑھ کر بھی زندگی میں کوئی فرق نہیں لا پاتے۔ خُدا چاہتا ہے کہ اُس کے لوگ غور سے اُس کی سنیں۔ آسف کے ایک زبور میں واضح طور پر فرمایا گیا ہے ''اے میرے لوگو! سنو میں تم کو آگاہ کرتا ہوں اے اسرائیل! کاش کہ تُو میری سنتا۔ تیرے درمیان کوئی غیر معبود نہ ہو اور تو کسی غیر معبود کو سجدہ نہ کرنا۔ خُداوند تیرا خُدا میں ہوں جو تجھے مُلک مِصر سے نکال لایا۔ تو اپنا مُنہ خُوب کھول اور میں اسے بھر دوں گا۔ پر میرے لوگوں نے میری بات نہ سنی اور اسرائیل مُجھ سے رضامند نہ ہوا پس میں نے اُن کو اُن کے دِل کی ہٹ پر چھوڑ دیا تا کہ وہ اپنے ہی مشوروں پر چلیں۔ کاش کہ میرے لوگ میری سنتے اور اسرائیل میری راہوں پر چلتا۔'' (زبور 81:8-13)۔

مجھے ایک شخص کا افسوسناک واقعہ یاد آرہا ہے جو بہت توجہ سے کلامِ خُدا اور عِلمِ الٰہیات کی کتابیں پڑھتا تھا پھر وہ اُس کی منادی بھی بڑی عمدگی سے کرنے لگا اور کہنے لگا کہ خُدا نے اسے انجیل کی منادی کے لئے بلایا ہے۔ لیکن افسوس کہ اس نے ایک غیر عورت کے لئے اپنی بیوی بچوں کو چھوڑ دیا اور گناہ میں زندگی بسر کرنے لگا۔ اِس سے ایک تلخ سبق یہ ملتا ہے کہ: سیکھنے کے ساتھ تعلیم کی فرمانبرداری بے حد ضروری ہے۔ یعقوب رسُول نے ہمیں اِس خطرے سے یوں آگاہ کیا ہے کہ: ''جو کوئی کلام کا سُننے والا ہو اور اس پر عمل کرنے والا نہ ہو وہ اُس شخص کی مانند ہے جو اپنی قدرتی صورت آئینے میں دیکھتا ہے۔ اس لئے کہ وہ اپنے آپ کو دیکھ کر چلا جاتا اور فوراً بھول جاتا ہے کہ میں کیسا تھا۔ لیکن جو شخص آزادی کی کامل شریعت پر غور سے نظر کرتا رہتا ہے وہ اپنے کام میں اِس لئے برکت پائے گا کہ سُن کر بھولتا نہیں بلکہ عمل کرتا ہے۔'' (یعقوب 1:23-25)۔

ماضی میں شاید آپ رُوحانی معاملات کے بارے میں زیادہ سنجیدہ نہ رہے ہوں تو اب مزید ایسا نہ کیجیے گا کیونکہ بائبل اور اُس کی تعلیمات پر عمل نہ کرنے کے بھیانک نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔ ان پر دعائیہ روح میں رہتے ہوئے عمل کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔ غور سے سنیں، غور سے پڑھیں، پھر غور سے اُس پر عمل کرتے چلے جائیں تو پھر خُدا کی تمام برکات آپ کو روزمرہ زندگی میں نظر آئیں گی خبردار رہیں۔ کچھ لوگ دوسروں کی توبہ کے اقرار کو حقیر جانتے ہوئے اپنی توبہ کو برتر سمجھتے ہیں یہ احمقانہ سوچ ہے۔ صرف یسوع ہی ہمارا معیار ہے۔ کچھ لوگ توبہ کر کے خُدا سے فائدہ حاصل کرنے کو کوشش کرتے ہیں یہ بھی غلط نظریہ ہے۔ توبہ وہ فضل ہے جو مسیح کے وسیلے ہم پر ہوا ہے تا کہ ہم گناہوں سے چُھوٹ کر اُس کے جلال کے

لئے زندگی بسر کریں۔کلیسیاء نے جب جب بھی عظمت دیکھی اُس وقت اُس نے خُدا کے کلام کی تعلیمات کو مرکز نگاہ بنایا تو ایسا مُمکن ہوا۔ اِس لئے آپ جب بھی کلیسیاء میں رُوحانی بیداری دیکھیں تو یاد رکھیئے کہ خُدا نے توبہ کی تعلیم کو کثرت سے استعمال کیا ہے۔ ویسے شاید آپ بھی کلیسیاء کی بیداری میں اہم حِصہ بن سکتے ہیں۔لیکن اِس کے لئے توبہ کی اشد ضرورت ہے!

اگر ہم عظیم بیداری دیکھنا چاہتے ہیں تو پھر ہمیں لومڑی بچوں کو پکڑنا ہوگا۔ اگر چہ وہ معصوم اور بے ضرر دکھائی دیتے ہیں مگر وہ پھل خراب کر دیتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے گناہ جو دنیا، شیطان اور جسمانی خواہشات سے سمجھوتہ کرنے پر ہوتے ہیں وہ خُدا کے لئے ہماری کارکردگی کو متاثر کرتے ہیں۔ ان سب کو خُداوند کے تاکستان سے نکال باہر کیجیے۔ آیئے سب گناہوں کا اقرار کر کے ان کو ترک کریں اور خدا ہم پر اپنی روح کے وسیلے بہت کچھ ظاہر کرے گا۔ (زبور)

ہم میں کچھ لوگ خُدا کو اولین درجہ دینے کے بجائے ذاتی خواہشات، جسمانی آسائشیں، اور دوستوں اور رشتہ داروں کو اولیت دے کر خُدا کو دوسرا درجہ دیتے ہیں یوں گناہ کرتے ہیں۔

گناہوں اور قصوروں کا کوئی حساب نہیں رکھنا

(No Records of Wrongs)

بیداری میں آج سب سے بڑی رُکاوٹ معاف نہ کرنے کا مسئلہ ہے۔اگر چہ خُدا نے ہمیں معاف کر دیا اور ہم اس کے مُعاف کرنے پر شکر گزار بھی ہیں مگر اِس کے ساتھ ہی ہماری کلیسیاؤں میں ایک دوسرے کو معاف نہ کرنے کا رواج بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ خُدا ہمارے قصوروں کو دُور پھینک دے مگر ہم دُوسروں کے قصُوروں کو سب کے سامنے بیان کر کے اور اُن کو غلط ثابت کر کے دُوسروں پر دھونس جماتے اور اپنے آپ کو اچھا ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ہم پر بیداری نازل نہیں ہو رہی کیونکہ ہم مُعافی کی اہمیت کو سمجھ نہیں رہے۔ خُدا نے یسعیاہ کے ذریعے یہ فرمادیا تھا، ''میں نے تیرے گناہوں کو بادل کی مانند اور تری خطاؤں کو گھٹا کی مانند مٹا ڈالا کیونکہ میں نے تیرا فدیہ دیا ہے'' (یسعیاہ 22:44)۔ یسعیاہ نے یہ بیان اُس وقت دیا جب خُدا کے لوگ جو اس کے عہد میں بندھے تھے انہوں نے بت پرستی کی اور پھر اسیری میں گئے۔لیکن خدا نے پھر بھی یہ فرمایا کہ ''میں نے تیرے گناہوں کو مٹا ڈالا۔۔۔ میرے پاس واپس آجا۔''

معافی بہت ضروری

میرا ماننا یہ ہے کہ ہماری سب سے بڑی ضرورت معافی ہے تا کہ ظاہر ہو کہ خُدا نے ہمیں مُعاف کر دیا ہے، بہت سے ایماندار تو اس بات کو سمجھ نہیں پا رہے ہوتے کہ خُدا نے انہیں مُعاف کر دیا ہے۔ وہ بھائیوں پر الزام لگانے والے کی زیادہ سنتے ہیں اور آسمان میں اپنے مشیر کی کم سنتے ہیں، کچھ لوگوں کا تو یہ ماننا ہے کہ خُدا معاف ہی نہیں کر سکتا کیونکہ اُس کے قوانین لاتبدیل ہیں۔ کچھ لوگوں کا ماننا بالکل الٹ ہے کہ خدا کو معاف کرنا ہی پڑے گا کیونکہ وہ مُحبت ہے۔ یہ خُدا کی مُحبت اور مُعافی کی غلط پہچان اور سمجھ ہے۔ جب کہ سچائی یہ ہے کہ اس نے ہمیں معاف کرنے کا چناؤ کیا ہے کہ جب ہم اُس کے قوانین توڑنے کے بعد پچھتاتے اور توبہ کرتے ہیں تو وہ ہمیں معاف کر دیتا ہے۔ لیکن اِس کے ساتھ ہی ہم پر بھی دُوسروں کو معاف کرنے کی ذمہ داری عائد ہو جاتی ہے۔ چاہے کسی نے آپ کو شدید دُکھ بھی کیوں نہ دیا ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ نے کسی کا دل بہت زیادہ دکھی کیا ہو۔ اِس لئے آپ کو اُن سے معافی مانگنے کی ضرورت ہوگی۔ اگر کوئی وفات پا چکا ہو تو پھر اُس کی قبر پر جا کر اِس کا نام لے کر خُدا سے مُعافی مانگیں۔ میں یہ کوئی آسان کام آپ کو نہیں بتا رہا بلکہ سب سے ضروری کام بتا رہا ہوں تا کہ ہم خُدا کے ساتھ رفاقت میں چل سکیں۔ اگر ہم فتح مندی میں چلنا چاہتے ہیں تو پھر ہمیں مُعاف کرنا اور مُعاف ہونا سیکھنا ہوگا۔ کیونکہ خُدا فرماتا ہے ''ایک دوسرے پر مہربان اور نرم دل ہو اور جس طرح خُدا نے مسیح میں تمہارے قصور معاف کئے ہیں تم بھی ایک دُوسرے کے قصور مُعاف کرو۔'' (اِفسیوں 32:4)۔ 'ایک دُوسرے کی برداشت کرو اور ایک دُوسرے کے قصور مُعاف کرو جیسے خداوند نے تُمہارے قصور مُعاف کیے ویسے ہی تُم بھی کرو۔'' (کُلسیوں 13:3)۔

مُعافی کا کوئی مُتبادل نہیں اِس کا کوئی نعم البدل نہیں صرف چڑچڑاپن ہی اِس کی جگہ لے سکتا ہے۔ اور چڑچڑاپن ہمیں برباد کر دیتا ہے۔ یہ ایسا زہر ہے جو ہمارے اندر ہی رہتا ہے اور ہمیں کمزور کرتا بلکہ تھوڑا تھوڑا قتل کرتا رہتا ہے۔ ہم اکثر سوچتے ہیں کہ ہم اپنے رویے کو کنٹرول کر لیں گے مگر حقیقت اس کے برعکس ہے کیونکہ شیطان ہمارے دل کے دروازے میں قدم رکھ لیتا ہے۔ کیا آپ شیطان کو موقع دیں گے کہ وہ آپ کے دل میں قدم رکھ لے؟

خدا نے معاف کیا ہے

مُجھے بائبل مُقدس میں سے ۱۲۵ ایسے حوالہ جات یاد ہیں جہاں خدا کی معافی ظاہر ہوئی ہے اور تمام حوالہ جات بالکل واضح ہیں اور گناہ کو ایسے بیان کیا گیا ہے کہ اِس کو بالکل ختم ہو جانا چاہیے اور صفحہءہستی پر نظر نہیں آنا چاہیے۔ کیونکہ یہ ایسی دیوار ہے جسے گرنا چاہیے۔ ایسا رویہ ہے جسے چھوڑنا چاہیے۔ ایسی رکاوٹ ہے جس کا ہٹایا جانا بہت

ضروری ہے۔ ایسا ٹوٹا ہوا رشتہ ہے جس کو بحال کیا جانا چاہیے۔ بائبل میں معافی کی تمام تصاویر اگر چہ خدا کی معافی کا عکس ہیں لیکن انسانوں نے ایک دُوسرے کو بھی معاف کیا ہے۔ جیسے یوسف نے اپنے بھائیوں کو معاف کیا (پڑھیئے پیدایش 50:15-21)۔ اور عیسو نے یعقوب کو معاف کیا (پیدایش 33)۔ یسوع نے ہمیں ایکدُوسرے کو سات کے ستر بار معاف کرنے کو کہا ہے (متی 22:18)۔ لیکن اِس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ ہم معاف کرنے کی گنتی یاد رکھیں یا حساب رکھیں۔ پھر ایک اور مقام پر ایک باپ اپنے مُصرف بیٹے کو معاف کرتا ہے (لوقا 11:15)۔ آپ تصور کیجئے کہ ایک جوان لڑکا جو اتنا خودغرض ہے کہ وہ گھر چھوڑ دیتا اور اپنے دولت اور زندگی ضائع کرتا ہے مگر جب وہ واپس آتا ہے تو پھر بھی باپ پیار کرتے ہوئے نیا لباس اس کو پہناتا، پلا ہوا بچھڑا ذبح کرواتا، اپنی انگوٹھی اُس کو پہناتا اور ضیافت کرتا ہے! کیسی زبردست تصویر ہے جیسے خُدا نے ہمیں معاف کیا ہے!

جب کہ ہم تو معاف کرنے کی طرف آتے ہی نہیں بلکہ دوسروں کے قصوروں کو تھام کر رکھتے ہیں۔ کیونکہ ہم نے سب باتوں کو اپنے دل میں محفوظ کر رکھا ہوتا ہے۔ لیکن پھر بھی خدا ہمیں معاف کرنے کو کہتا ہے۔ لیکن کیا معاف کیا جائے؟ اِس کے لئے یسعیاہ 22:44) میں دو خاص الفاظ ہیں جن کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ پہلا ''قصور'' جس کے معنی بغاوت کے ہیں یعنی خدا کے احکامات کے خلاف بغاوت اس کا یہ بھی معنی ہے کہ ہم خدا سے کہتے ہیں کہ اسکی طرف انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہ خُدایا مجھے تیری باتوں، حکموں اور تیری کوئی پرواہ نہیں، میں اپنی مرضی کے مطابق چلوں گا۔''

اس کے بعد دوسرا لفظ ''گناہ'' ہے جس کے معنی ہیں ''نشانہ تک نہ پہنچنا'' جیسے ایک چلایا گیا تیر نشانے تک نہ پہنچے۔ کلام خُدا فرماتا ہے کہ ''سب نے گناہ کیا اور خُدا کے جلال سے محروم ہیں'' گناہ اور قصور دونوں خُدا کے خلاف بغاوت ہیں۔ گناہ ہمیں خُدا کے چہرے کا دیدار نہیں کرنے دیتا۔ یہ ہمیں خُدا کے ساتھ چلنے نہیں دیتا۔ ''بلکہ تمہاری بدکرداری نے تمہارے اور تمہارے خُدا کے درمیان جدائی کر دی ہے اور تمہارے گناہوں نے اُسے تم سے روپوش کیا ایسا کہ وہ نہیں سنتا۔'' (یسعیاہ 2:59)۔ گناہ ہمارے دِل کو تاریک کر دیتا ہے یہاں تک کہ ہماری سوچ اور سمجھ کو بھی تاریک کر دیتا ہے۔ جب ہم گناہ کرتے ہیں تو پھر ہم ''جو نہیں کرنا چاہتے تھے'' سے ''افوہ یہ میں نے کیا کر دیا'' تک پہنچ جاتے ہیں۔ لیکن آیئے خُدا کا بیان سنتے ہیں، وہ فرماتا ہے، ''میں نے تیرے قصوروں اور گناہوں کو مٹا ڈالا۔'' اس بیان سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ہم اپنے گناہوں کی سیاہی کو خود سے دھو بھی نہیں سکتے۔ اور یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ جیسے خُدا نے سب گناہ ایک طومار میں لکھے تھے لیکن اُس نے اُن کو دھو کر صاف کر ڈالا ہے۔ ایک تختی کو بالکل صاف کر دیا ہے۔ وہ یہ سب کر سکتا ہے، وہ سب چیزوں کو نیا بنا دیتا ہے۔ وہ ہمیں

ایسے بنا سکتا ہے جو ہم خود سے نہیں بن سکتے تھے۔ وہ ہمیں نجات دے سکتا ہے کیونکہ ہم خود کو نجات نہیں دے سکتے۔ کیونکہ آسمان پر ہمارے اعمال نامے لکھے جا رہے ہیں اور شاید وہ بلکہ یقیناً وہ غصے، قہر، چڑچڑے پن، تکرار، لالچ، گھمنڈ، اور دوسرے گناہوں سے بھرے جا رہے ہیں۔ لیکن یسوع کا لہو ان سب کو دھو دیتا ہے۔ خُدا ہمارے حساب کتاب کو بالکل ختم کر دیتا ہے۔ وہ ہمارے درمیان جدائی کو مٹا ڈالتا ہے۔ ہم اپنی مرضی سے تو صرف تاریکی میں ہی رہ سکتے ہیں لیکن خُدا ہمیں 'نور' میں لانا چاہتا ہے لیکن اِس کے لئے وہ فرماتا ہے کہ ''میرے پاس واپس آجاؤ۔'' کیا آپ خُدا کے پاس واپس پلٹنے کے لئے تیار ہیں تاکہ نور میں رہ سکیں؟

معاف نہ کرنے کا بوجھ

''میرے پاس واپس آجا کیونکہ میں نے تیرا فدیہ دیا ہے۔'' یہ بہت افسوس ناک ہے کہ ہم لوگ جو معاف ہو چکے ہیں اپنے دلوں میں بغض رکھتے ہیں۔ 1980ء میں مجھے ایک کلیسیاء کی پاسبانی کا موقع ملا تو وہاں کے لوگ ایک پاسبان جو 1948ء سے 1952ء تک وہاں خدمت کرتا رہا تھا اُس کے خلاف باتیں کرتے تھے تو میں نے پیغام تیار کیا تاکہ اُن کو سال بھر ایک خاص بات سکھاؤں اور اِس کا موضوع رکھا ''بھول جاؤ۔'' اور میں نے اُنہیں بتایا کہ اس پاسبان نے جس کے ساتھ بھی غلط کیا اُس کو معاف کر کے بالکل بھول جاؤ کیونکہ آپ کو اِس کی ضرورت ہے۔

لیکن جیسے کسی پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔ پھر ایک رات میں اور میرا ایک دوست گرجا گھر گئے وہاں پلپٹ کے پیچھے جا کر میں نے منہ کے بل گر کر رو رو کر دُعا کرنا اور خُدا سے اُن تمام پاسبانوں کے قصوروں کی معافی مانگنی شروع کی جو وہاں آئے تھے اور وہ گرجا گھر تقریباً 100 برس سے زیادہ پرانا تھا۔ پھر خُدا نے مجھ پر بہت سی باتیں ظاہر کرنا شروع کر دیں جن سے میں بالکل واقف نہ تھا۔ رُوح القُدس نے اس پاکیزہ مقام پر کئے گئے غلط کام اور گناہ مجھے دکھانے شروع کیے۔ اُدھر میرا دوست کلیسیائی بنچوں پر گھٹنوں کے بل ہو کر کلیسیاء کے گناہوں کی معافی طلب کرنے لگا تھا جو انہوں نے اتنے برسوں سے پلپٹ کی بے عزتی اور بے حُرمتی کر کے کیے تھے اور انہوں نے خُدا کے خادموں کی بے عزتی کی تھی۔ خُدا کے ممسوحوں کی ہتک کی اُنکی اہمیت کو نہ سمجھا تھا۔ ہم نے بار بار پلپٹ اور کلیسیائی جگہ، پاسبانوں اور کلیسیائی ارکان سب کے گناہوں کے بوجھ کی معافی خُدا سے طلب کی۔ اور پھر آنے والے چھ ہفتے ہر اتوار نجات پانے والوں کا مجمع لگ گیا کیونکہ گناہوں کے بوجھ سے آزادی کی دُعا ہم نے کی تھی۔ ہماری کلیسیاؤں میں بیداری اس لئے نہیں کیونکہ ہم گناہوں کے بوجھ سے آزاد نہیں ہو رہے۔ کلیسیائیں ایسے لوگوں سے بھری پڑی ہیں جو نظر نہ آنے والی گناہ کی زنجیروں میں قید ہیں اور اُن کا

بوجھ لئے کلیسیاء میں آتے اور چلتے پھرتے ہیں۔ وہ پسماندہ اور جُھکے ہوئے ہیں۔ اُن کے خیمے کٹے پھٹے ہیں۔ لیکن وہ نہیں جانتے کہ اُن کی زندگی میں کیا ہو رہا ہے۔ اِس لئے خُدا کام نہیں کر رہا۔ بیداری کہاں سے آئے؟ اگر آپ اپنے بھائی سے مُحبت نہیں رکھ سکتے تو خُدا سے کیسے محبت رکھ سکتے ہیں یہ بالکل سادہ سا اصول ہے۔ خُدا چاہتا ہے کہ جیسے وہ کام کرتا ہے ویسے ہم بھی کام کریں۔ اُس نے ہمیں مُعاف کیا اور چاہتا ہے کہ ہم بھی دُوسروں کو معاف کریں۔ کوئی یہ نہ کہے کہ فلاں معافی کے قابل نہیں۔ بائبل فرماتی ہے کہ ہم میں سے کوئی بھی معافی کے قابل نہ تھا لیکن خُدا نے معاف کیا یعنی یہ کسی کی قابلیت پر منحصر نہیں بلکہ صرف معاف کرنا ہے کیونکہ خُدا نے ہمیں مُعاف کیا ہے۔ کیونکہ اگر ہم معاف ہو گئے ہیں اور معاف نہیں کرتے تو پھر ہم اپنے آپ کو خُدا سے بڑا بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ خُدا بغیر کسی ہچکچاہٹ کے ہمیں مُعاف کرتا اور ہمارے گناہوں کو پھر حساب میں نہیں لاتا۔ اس لئے وہ فرماتا ہے کہ ''میرے پاس واپس آجا کیونکہ میں نے تیرا فدیہ دیا ہے'' اگر ہم اپنی پرانی فطرت میں چلیں گے تو پھر ایک دوسرے کو ہرگز معاف نہیں کر پائیں گے۔ لیکن جب ہم نئی فطرت میں چلیں گے تو پھر ہم ایک دوسرے کو معاف کریں گے اور معافی بھی مانگیں گے تا کہ خُدا کی قدرت ہم میں کثرت سے کام کرے۔

دُوسروں کو معاف کرنا

سی۔ایس۔ لوئیس یہ کہتے ہیں کہ، ''ہر کوئی سوچتا ہے کہ معاف کرنا بہترین خیال ہے جب تک اُسے خُود کچھ معاف کرنا نہ پڑے۔'' معاف کرنا انتہائی مشکل کام ہے۔ کیونکہ ہم میں سے ہر ایک یہ ثبوت چاہتا ہے کہ آئندہ کوئی بھی شخص ہمارے خلاف کوئی غلطی نہیں کرے گا۔ لیکن معافی ایسا کچھ نہیں مانگتی۔ یہ دوسروں کی ہتک نہیں کرتی، دوسروں کے گناہ یا قصُور یاد نہیں دلاتی نہ ہی اُن پر ایسا کوئی الزام رکھتی ہے۔ کیونکہ ایسا کچھ بھی چڑچڑا پن پیدا کر سکتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ خُدا ہمارے قصوروں کو یاد نہ کرنے کا وعدہ کرتا ہے یعنی وہ اپنے آپ سے دُور رکھتا ہے جیسے سمندر کی گہرائی، جیسے مشرق مغرب سے دور ہے۔ اس لئے مُعافی کیا ہے؟ مُعافی آزاد مرضی سے سب کچھ چھوڑ دینے کا نام ہے کیونکہ ''مُحبت بدگمانی نہیں کرتی اور کسی برائی کا حساب نہیں رکھتی'' (پڑھیے ا۔کرنتھیوں 13 : 5)۔ دوسرے معاف کرنے کا مطلب رحم کرنا ہے۔ کیونکہ ''مُبارک ہیں وہ جو رحم کرتے ہیں کیونکہ ان پر رحم کیا جائے گا۔'' (متی 7:5)۔ مزید یہ کہ مُعافی دل کا معاملہ ہے۔ یعنی یہ ہمارے دِل اور ہماری مرضی پر منحصر ہے کہ ہم کسی کو معاف کریں اس میں دوسرے کے ردعمل کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ آپ صرف وہی کریں گے جو خُدا نے ہمیں کرنے کو کہا ہے۔ ایک خاص واقعہ آپ کو بتاتا ہوں کہ

جب میں 39 برس کا ہوا تو مُجھے پتہ چلا کہ میں لے پالک ہوں اور یہ بات میرے گھر اور کلیسیاء سب کو معلوم تھی مگر مجھے معلوم نہ تھی۔ اور جیسے ہی مُجھے یہ علم ہوا میرا دل فوری غُصے، نفرت، کڑواہٹ اور مُعاف نہ کرنے کے جذے سے بھر گیا۔ یعنی میرے والدین، دادا دادی، اور باقی سب رشتوں نے مُجھ سے اب تک جھوٹ ہی بولا تھا۔ لیکن اس سے مجھے مُعاف نہ کرنے کا حق مل گیا تھا۔ اس لئے میں دُعا کرتا رہا اور پھر ایک دن اپنی ماں کے بیڈ کے پاس جا کھڑا ہوا جو کوما کی حالت میں تھی اور میں نے اقرار کیا چاہے وہ سن نہیں پا رہی تھی کیونکہ مجھے خُدا کی بات مانتی تھی۔ میں نے اقرار کیا کہ میں تو بہت خوش نصیب ہوں کہ مُجھے ایسا گھر ملا جو مُجھے خُدا کے نزدیک لے کر گیا اور میں نے خُداوند کی مُحبت کو جانا۔ پھر کچھ ماہ قبل مجھے پتہ چلا کہ میری جنم دینے والی ماں چل بسی ہے اور وہ ہمارے گھر سے صرف ڈیڑھ گھنٹے کی مسافت پر رہتی تھیں۔ وہ میرے بارے میں سب جانتی تھی کہ میں کہاں ہوں کس نے مجھے گود لیا، میں کہاں کہاں خدمت کرتا رہا ہوں اور میں اُس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا۔ لیکن پھر خداوند کا فضل مجھے گھیرے ہوئے تھا اور میں نے سب کو مُعاف کیا اور اُن سے اقرار کیا کہ میں ناراض ہوا اور سب نے مجھے مُعاف کیا کیونکہ وہ تو شروع سے ہی مُجھ سے پیار کرتے تھے۔

جب جب بھی میرے دل میں غلط خیالات آتے خُدا ہر مقام اور موقع پر مجھے یاد دلاتا کہ تم درحقیقت جہنم کے حقدار تھے مگر تمہیں کیا ملا۔۔۔ معافی اس لئے تمہیں بھی معاف کرنا ہے اور مسیح کی مانند بننے کے لئے مسیح کی طرح معاف کرو۔ کوئی دکھ، تنگی، تلخی، تکلیف کو اپنے دِل میں مت رکھو بلکہ سب کچھ مُعاف کرو۔ اور پھر خُدا کے فضل سے میں خُدا کی بات مانتا چلا گیا اور خُدا نے بہت سی جانوں کو اس خدمت کے وسیلے جیتا ہے۔ کیا کوئی ایسا ہے جس کو آپ نے معاف کرنا ہے یا کوئی ایسا جس کو آپ نے یسوع کی طرح معاف کرنا ہے۔ اچھی طرح سوچئے پھر دُعا کیجئے اور خُدا سے مدد مانگئے تا کہ وہ آپ کو سب کچھ یاد دلائے اور پھر اِس کو لکھ لیجئے اور سب کو مُعاف کیجئے اور سب سے مُعافی مانگیں جن سے مُعافی مانگنا ہے۔ کیونکہ یسوع یہ فرماتا ہے، ''میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو کوئی اس پہاڑ سے کہے کہ تُو اکھڑ جا اور سمندر میں جا پڑ اور اپنے دل میں شک نہ کرے بلکہ یقین کرے کہ جو کہتا ہے وہ ہو جائے گا تو اس کے لئے وہی ہوگا۔ اس لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ جو کچھ تم دعا میں مانگتے ہو یقین کرو کہ تم کو مل گیا اور وہ تم کو مل جائے گا۔'' (مرقس 11:23-24)۔

فرض کیجئے کہ کوئی پہاڑ ہے یعنی کوئی بہت بڑا مسئلہ، ایسی رکاوٹ جو نہ ہٹنے والی چیز کی مانند ہے جو ہمیں بیداری حاصل کرنے سے روک رہی ہے۔ تو یسوع کہتا ہے کہ اگر تم پہاڑ سے کہو کہ ''اُکھڑ جا'' تو وہ ''اُکھڑ جائے گا'' اور پھر

مزید اُس نے آگے بڑھتے ہوئے آنے والی آیات میں اِس پہاڑ کی وضاحت کی کہ وہ کیا ہے، ''اور جب کبھی تم کھڑے ہوئے دُعا کرتے ہو اگر تمہیں کسی سے کچھ شکایت ہو تو اسے مُعاف کرو تا کہ تمہارا باپ بھی جو آسمان پر ہے تمہارے گناہ مُعاف کرے اور اگر تم مُعاف نہ کرو گے تو تمہارا باپ جو آسمان پر ہے تمہارے گناہ بھی مُعاف نہ کرے گا۔'' (مرقس 11:25-26)۔

کیا آپ دُوسروں کے گناہ مُعاف کرنے کو تیار ہیں تا کہ خُدا باپ آپ کے گناہ بھی مُعاف کرے؟ کیونکہ بیداری کا دارومدار آپ کے مُعاف کرنے پر منحصر ہے۔ آیئے ہم بیداری کی طرف اپنے قدم بڑھائیں اور ایک دُوسرے کو مُعاف کریں اور کسی بات کو دِل میں نہ رکھیں۔

کچھ لوگ براہ راست خُدا کی مرضی کے خلاف چل کر گُناہ کرتے ہیں۔ کچھ اور خطرناک گناہ ہماری غیر مصلوب شدہ ذاتیات، اپنی مرضی، اپنی خوشی، اپنی خواہشات، خُود ترسی، خود پسندی، خُود پر بھروسہ، خُودی، اپنے نظریات اور ایسی سب باتیں جو روح کو رنجیدہ کر سکتی ہیں وہ خداوند کی آواز کو سننے میں رکاوٹ بن سکتی ہیں۔

===☆☆☆===

توبہ کی منادی نہیں تو بیداری نہیں

(Revival Tarries Because Repentance is Not Preached)

اِس پیغام کا مُوضوع یہ ہے کہ خُدا کے لوگوں کو یسُوع کی مُنادی کا حاصل کلام بالکل بھی بتایا نہیں گیا یا پھر اِسے مکمل طور پر نظر انداز کر دیا گیا۔ خُداوند یسوع کی منادی یا تعلیمات کا حاصل کلام کیا ہے؟ یسوع نے جب بھی منادی کی تو کہا، ''۔۔۔ میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا بلکہ جس طرح باپ نے مجھے سِکھایا اسی طرح یہ باتیں کہتا ہوں۔'' (یوحنا 8:28)۔ ''جو باتیں میں نے اپنے باپ سے سنیں وہ سب تم کو بتا دیں'' (یوحنا 15:15)۔ یعنی خُدا کا بیٹا اپنے باپ کے دِل کی آواز ہمیں سنا رہا تھا اِس لئے یسُوع کی مُنادی کے دوران آپ کو خُدا باپ کے دل کی آواز سنائی دے گی۔۔۔ اور یسُوع کے منہ سے پہلا لفظ منادی کرتے ہوئے 'توبہ' (متی 4:17) نکلا۔ یسُوع کی منادی کا حاصل کلام یہی ہے۔

یسوع کن سے بات کر رہا تھا؟ اُس وقت وہ خُدا کے لوگوں سے بات کر رہا تھا۔ یوحنا 1:11 میں یہ فرمایا گیا ہے، ''وہ اپنوں میں آیا اور اپنوں نے اُسے قبول نہ کیا۔'' لیکن کیا یسوع نے کبھی کہا کہ ''میں ان لوگوں میں منادی نہیں کرونگا کیونکہ اُنہوں نے مُجھے قُبول نہیں کیا''؟ ہرگز نہیں، کیونکہ اس کا پیغام زندگی اور موت کے چناؤ کا معاملہ ہے۔ اس

لئے وہ مسلسل منادی کرتا رہا۔ جتنا لوگ جانتے تھے وہ ان کے بارے میں سب کچھ جانتا تھا اور پیغام کی نوعیت اور اہمیت سے اچھی طرح واقف تھا۔ آپ دیکھئے کہ ہمارا مسئلہ ہی یہ ہوتا ہے جب لوگ ہماری نہیں سنتے تو ہم ہمت ہار بیٹھتے ہیں اور کلام سُنانا ہی چھوڑ دیتے ہیں۔

اپنی تیس سالہ پاسبانی خدمت کے دوران میں نے اپنے آپ کو ایک روحانی معالج سمجھا ہے اور لوگوں کی روحانی حالت کو دیکھتے ہوئے کبھی تنگ نہیں آتا۔ صرف یہی کہتا ہوں کہ ''خُدا نے مجھے اِسی لئے یہاں رکھا ہے۔'' خُدا نے مُجھے رُوحانی بیماری کا پتہ لگانے کے لئے مقرر کیا ہے۔ جب بھی کوئی بُرا رویہ اختیار کرتا ہے تو میں ناراض نہیں ہوجاتا۔ صِرف خُدا سے یہ کہتا ہوں کہ ''مجھے سمجھنے کا فضل دے کہ یہ مسیحی ایسے رویے کا اظہار کیوں کر رہا ہے؟ وہ رُوحانی بیماری کا مظاہرہ کر رہا ہے مگر اِس بیماری کا ماخذ یا سبب کیا ہے؟ اور خُداوند فضل دے کہ جان سکوں اصل مسئلہ کیا ہے اور پھر دُرَست تشخیص کرتے ہوئے صحیح بات انہیں بتا سکوں۔ میں آپ کو بتاتا چلوں کہ جب اصل مسئلہ پتہ چل جاتا ہے تو پھر اُس کا حل آسان ہو جاتا ہے۔ اور پھر اس کی تمام ظاہری علامتیں خود بخود ختم ہوجاتی ہیں۔

آج تک ایسا کوئی معاملہ میرے سامنے نہیں آیا جس میں خُدا کے پاس وسائل ختم ہوگئے ہوں اور لوگ جس رُوحانی کیفیت میں ہونے چاہیئے تھے وہ نہ پہنچ سکے ہوں۔ اور لوگوں کے لئے یہ بہت شادمانی کا باعث ہوتا ہے جب ان کا پاسبان ایک چرواہے کی مانند اپنی بھیڑوں کا خیال رکھے اور اُن کی رُوحانی صحت کی بحالی میں مددگار ہو۔ اِس طرح سے خُداوند کی شادمانی، قدرت اور حضُوری کلیسیائی خاندان کی زندگی کو معمور کر دیتی ہے۔

توبہ کی منادی نہ کرنا

جب خُداوند آیا تو اُس کا پیغام اُسکے لوگوں کے لئے بہت واضح تھا اب جب میں اِس خطے اور دُنیا کے دُوسرے ممالک میں سفر کرتا ہُوں تو ایک ہولناک بات دیکھتا ہوں کہ توبہ کی منادی خُدا کے لوگوں میں نہیں کی جاتی اور وہ گناہ سے بھرے ہوئے ہیں، پھر بھی وہ بیداری کے لئے شور مچا رہے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ خُدا کہہ رہا ہوگا، ''نہیں ہرگز نہیں! کیونکہ تُم گناہ سے پُر ہو۔ یقیناً خدا یہ بھی کہہ رہا ہوگا کہ تُم اچھی طرح جان لو کہ ''میرا ہاتھ چھوٹا نہیں ہوگیا جو بچا نہ سکے اور میرا کان بھی بھاری نہیں جو سنتا نہیں مگر تمہاری بدکاری (گناہ) میرے اور تمہارے درمیان آگئی ہے اس لئے میں تمہاری نہیں سنتا۔'' (پڑھیئے یسعیاہ 1:59) کیا خُدا نے یہ بات پہلے سے واضح نہیں کردی کہ اگر گناہ کو دل میں رکھو گے تو میں تمہاری ہرگز نہ سُنوں گا؟ (پڑھیئے زبور 18:66)۔ اِس لئے ہر پاسبان کو چاہیے کہ وہ یہ ٹھان لے کہ ''میں خُدا کے لوگوں کی زندگی میں موجود گناہ کے خاتمے کے بارے میں سِکھاؤں گا۔''

کچھ لوگوں کا شاید خیال ہو کہ بیداری کے لئے دُعا کرنا شاید توبہ کے متبادل ہے۔ کیونکہ خُدا اپنی قُدرت نازل کرے گا اور ہمیں مُعافی بھی مل جائے گی۔ لیکن کیا ہم جانتے ہیں کہ جہاں خُدا ہے وہاں اُس کی قدرت بھی ہے اور اس نے فرمایا ہے کہ دیکھو دُنیا کے آخر تک میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں۔ کیونکہ وہ اپنی قُدرت آسمان میں چھوڑ کر نہیں آتا مسئلہ صرف ہم میں ہے کہ ہم اُس کی قدرت کو پہچان نہیں رہے۔ کیونکہ خُدا کی ساری قُدرت، ساری معُموری اُس کے بیٹے یسوع میں سکونت کرتی ہے اور وہ کلیسیاء کا سر ہے۔ اس لئے آپ کی کلیسیاء ہر وقت خُدا کی حضُوری سے معمُور ہے۔ مسئلہ صرف ہمارے ساتھ ہے کہ ہم اُس معموری اور حضُوری کو اپنی زندگی میں کام کرنے نہیں دے رہے۔

''توبہ'' ایک مثبت لفظ ہے

خُداوند یسوع کے دِل کی آواز اپنے لوگوں کے لئے یہی تھی کہ ''توبہ کرو'' خُدا کے دِل سے نکلنے والی محبت بھری گفتگو کا سب سے مثبت لفظ ''توبہ'' ہے اس سے کوئی منفی سوچ پیدا نہیں ہوتی بلکہ یہ تو سب سے مثبت لفظ ہے کیونکہ اِس کے ساتھ ہی خُدا یہ بھی کہتا ہے ''توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آ گئی ہے۔'' اِس کو ان الفاظ میں بھی بیان کیا جا سکتا ہے کہ ''توبہ کرو کیونکہ خُدا کی مکمل بادشاہی بالکل آپ کے نزدیک ہے تا کہ آپ کی زندگی میں اس کی برکات نظر آئیں۔'' خُدا کے دِل کی طرف سے آیا ہوا یہ سب سے مثبت پیغام سب سے زیادہ نظر انداز کیا گیا ہے۔ جب تک خُدا کے لوگ توبہ نہیں کریں گے تب تک بیداری نہیں آئے گی۔

گناہوں کا اقرار کرنا توبہ نہیں بلکہ یہ توبہ کی طرف پہلا قدم ہے۔ اقرار سے مجھے پتہ چل جاتا ہے کہ میں گُناہ گار ہوں اور خُدا کی طرح گُناہ کو اب بُرا سمجھنے لگ گیا ہوں۔۔ اِس لئے میں نے گناہوں کا اقرار کیا ہے کیونکہ مجھے اِس سچائی کا علم ہو گیا ہے کہ خُدا گُناہ کو بُرا سمجھتا ہے۔ اِس لئے اقرار کرنے کا مقصد سچی توبہ کرنے کی جانب قدم ہے کیونکہ توبہ کا مقصد یہ ہے کہ پرانی راہ کو چھوڑنا جو کہ غلط راہ تھی اس لئے ہم توبہ کرتے ہیں تا کہ صحیح راہ کو اپنا لیں۔ اس لئے ہم سمجھ سکتے ہیں کہ ہماری زندگی میں خدا کی قدرت نظر کیوں نہیں آتی؟ کیونکہ ہم غلط سمت میں جا رہے ہوتے ہیں۔ کیونکہ روحانی طور پر یہ جان لیجئے کہ ہم اگر مسیح کے ساتھ جا رہے ہوں اور خدا کی قدرت کا تجربہ نہ کریں۔ یہ ممکن نہیں۔ اگر شاگرد یسوع کے ساتھ نہ جاتے تو خدا کی قدرت اور حضوری کا تجربہ کبھی نہ کر سکتے تھے۔ پطرس اس قدرت کو اپنی کشتی میں رہ کر کبھی تجربہ نہ کر سکتا تھا۔ اسی طرح ہم میں سے بہت سے خدا کی قدرت کا تجربہ نہیں کر پا رہے کیونکہ ہم اپنی خود ساختہ اور خود غرضانہ سمت میں جا رہے ہوتے ہیں اور خدا سے کہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ

ہولے۔ یسوع نے بلند بانگ اعلان کیا کہ ''جو میرے ساتھ نہیں وہ میرے مخالف ہے'' (متی 30:12) اکثر مسیحی ایسا نہیں سوچ رہے اور یہ کہتے ہیں کہ ''خداوند میں تیرے خلاف نہیں؛ بس تیرے ساتھ چل نہیں رہا۔'' مگر یسوع نے واضح کہا کہ اگر تم میرے ساتھ نہیں جا رہے تو میرے مخالف جا رہے ہو۔'' اور پھر اس نے ایک اور بات کہی کہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر تم لوگوں کو جمع نہیں کر رہے تو پھر لوگوں کو بکھیر رہے ہو۔ یسوع نے لوگوں کی طرف پھر کر کہا، توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آ گئی ہے۔'' (متی 17:4)۔ اور یہی بات یسوع نے اپنی خدمت کے آخری وقت میں بھی کہی جو لوقا 24 میں بیان ملتا ہے۔ اس بیان کو ہم اپنی روحانی زندگی کے لئے معیار کے طور پر رکھیں۔ لیکن یہ بھی یاد رکھیئے کہ جس معاشرے میں آپ رہتے ہیں وہ شاید آپ کے روحانی تعلق کو مذہبی پیمانے سے ناپے لیکن یہ سچائی نہیں۔ کیونکہ آپ سینکڑوں دعائیہ میٹنگز میں شمولیت کر کے بھی خدا سے دور رہ سکتے ہیں۔ یہ کوئی مذہبی فریضہ نہیں۔ اس لئے کہ یہ ایک رشتہ ہے اور رشتے سے کوئی عمل ظاہر ہو سکتا ہے مگر عمل سے ضروری نہیں کہ کوئی رشتہ بن سکے۔ یعنی اعمال رشتے پیدا نہیں کر سکتے اس لئے آپ کا ہر عمل درحقیقت خدا سے رشتے کا اظہار کرنے والا ہو۔ کیا آپ خُدا کے ساتھ رشتے کا اظہار کرنے والے ہیں؟

کتابِ مُقدس کو سمجھنا

یسوع نے اپنے باپ کے پاس جانے سے پہلے شاگردوں کو فائنل ہدایات دیں جس کا بیان (لوقا 45:24) میں یوں ہے: ''پھر اُس نے اُن کے ذہن کو کھولا تا کہ کِتابِ مُقدس کو سمجھیں'' کیا آپ کی زندگی میں بھی ایسا ہو رہا ہے؟ کیا آپ کافی وقت خُدا کے کلام کو سمجھنے میں صرف کر رہے ہیں تا کہ جب آپ روزمرہ کلام خُدا کا مطالعہ کرتے ہیں تو پھر وہ آپ کے ذہن کو کھولے اور آپ خُدا کے چہرہ کا دیدار کر سکیں۔ کیا خُدا کِتابِ مُقدس کے وسیلے آپ کی ذہن اور دل کو بدل رہا ہے؟ خُداوند یسوع نے یہ جانتے ہوئے کہ اس سے پہلے کہ خُدا باپ کے لوگوں کو اس زمانہ کے آخر کے لئے تیار کرے۔ اُس نے ان کے ذہن کو کھولا ہے کہ کتابِ مقدس کو سمجھ سکیں۔ تا کہ خُدا کی مرضی کو کلامِ خُدا میں سے سمجھ سکیں۔ بہت سے مسیحی تو دوسرے کی بتائی ہوئی باتوں کے مطابق زندگی بسر کرنے لگتے ہیں اور کِتابِ مُقدس میں سے خُدا کی مرضی کو جان نہیں رہے ہوتے۔ وہ یہی سمجھتے ہیں کہ شاید انسانیت کا پرچار کرنے والے ہی درست ہیں شاید اُن میں سکھانے والے مسیحی بھی ہوں مگر ہم پر فرض ہے کہ ہم کِتابِ مُقدس میں سے خُدا کی مرضی کو سمجھیں کہ وہ دُنیا اور دُنیا آخرت کے لئے کیا ہے، میں ایسے بہت سے گروہوں اور افراد سے واقف ہوں جو کہتے ہیں کہ ہم جو کام خُدا کے لئے کر رہے ہیں وہ

خُدا نے ہم پر ظاہر کیا ہے، اور جب اُن سے پوچھا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ اِس میں خُدا ذرا برابر بھی کلامِ خُدا کی کوئی بات نہیں یعنی کوئی آیت بھی موجود نہیں ہوتی۔ جب کوئی بھی فرد مجھ سے کہتا ہے کہ ''خُدا نے مجھے یہ کرنے کو کہا ہے، وہ کرنے کو کہا ہے تو سب سی پہلی بات میں ان سے یہ پوچھتا ہوں کہ خُدا نے کس آیت کے حوالے سے آپ سے یہ بات کی اور آپ اس نتیجے پر پہنچے؟'' اکثر اوقات ان کے پاس ایسا کوئی حوالہ نہیں ہوتا اور وہ پھر شرمندہ ہوتے ہیں۔ لیکن پھر یہ خاص بات دیکھئے کہ یسوع نے کیا کیا: ''اُس نے اُن کے ذہن کو کھولا تا کہ کتاب مقدس کو سمجھیں۔ پھر اُس نے اُن سے کہا، ''یوں لکھا ہے کہ مسیح دکھ اٹھائے گا اور تیسرے دن مُردوں میں سے جی اٹھے گا'' (لوقا 24:45-46)۔ پولُس نے اِس بات کو یوں بیان کیا ہے، ''میں مسیح کے ساتھ مصلُوب ہوا ہوں'' (گلتیوں 2:20)۔ اُس نے یہ نہیں کہا کہ مسیح اِس کے لئے مصلُوب ہوا ہے بلکہ یہ کہا کہ میں مسیح کے ساتھ مصلُوب ہوا ہوں۔'' لیکن وہ یہاں رکا نہیں بلکہ آگے بڑھتے ہوئے یہ کہا: ''میں زندہ نہ رہا۔'' کیا مسیح موا؟ کیا وہ مردوں میں سے جی اٹھا؟ کیا آپ مر گئے ہیں؟ یعنی مسیح کی صلیب پر آپ نے اپنی میں کو مار ڈالا ہے؟ کیا مسیح کے مردوں میں سے جی اٹھنے کی زندگی آپ میں نظر آ رہی ہے؟ تا کہ آپ بھی کہہ سکیں کہ میں زِندہ نہ رہا بلکہ مسیح مجھ میں زندہ ہے؟ کیا خُدا کی قُدرت آپ کی زندگی میں بہہ رہی ہے کہ آپ گناہ پر غالب آئیں اور گناہ سے نفرت بھی رکھیں؟ کیونکہ اگر ایسا نہیں تو پھر گناہ جیت جاتا ہے اور آپ ہار جاتے ہیں اور جب خُدا کی قُدرت آپ کے اندر موجود ہے تو پھر آپ گناہ کو ہرا کر خود جیت جاتے ہیں کیونکہ مسیح گناہ پر غالب آیا اور مردوں میں سے جی اٹھا وہی اور جس قدرت کے تحت وہ جی اٹھا ہوی قدرت آپ میں سے ہر ایک کو دی گئی ہے تا کہ جو کوئی ایمان لائے وہ بھی مسیح کی طرح گناہ پر غالب آئے (اِفسیوں 1:18-21)۔ کیا آپ مُردوں میں سے جی اٹھنے والی قُدرت کا تجربہ کر رہے ہیں؟ کیونکہ جب آپ خُداوند یسوع کے ساتھ پیوستہ ہیں تو پھر خُدا آپ سے یہی چاہتا ہے کہ آپ بھی ویسا ہی تجربہ کریں جیسا مسیح نے کیا۔ یعنی وہی قدرت آپ کی زندگی میں بھی کام کرتی نظر آئے گی۔ پھر جیسا مسیح نے کہا ہے آپ ویسا ہی کریں گے بھی کیونکہ آپ کی زندگی مسیح میں پوشیدہ ہے۔ اُس نے جو فرمایا اُس کی منادی کرنا ضروری ہے: ''اور یروشلم سے شروع کر کے سب قوموں میں توبہ اور گُناہوں کی معافی کی منادی اُس کے نام سے کی جائے گی'' (لوقا 24:47)۔ یہی خُدا کے دِل سے آنے والی آواز ہے جو ایک للکار اور پکار کی مانند ہے۔ جو مسیح کے دل کی آواز بھی ہے۔ لیکن اکثر خُدا کے لوگوں کو توبہ کرنے پر پیغام نہیں سنایا جاتا کیونکہ ہمارے معاشروں میں اگر آپ نے توبہ پر کلام سنایا تو شاید لوگ کافی برا مان سکتے ہیں اور آپ سے ناراض بھی ہو سکتے ہیں۔ اِس لئے

وہ ایسا پیغام سننا نہیں چاہتے۔ وہ صرف یہ سننا چاہتے ہیں کہ خُدا کی تمام بادشاہی، خُدا کے تمام لوگ، جیسے تمام انبیاء اور رسُول صرف اُن کو برکت دینے والے ہیں مگر یاد رکھیئے کہ خدا کی بادشاہی کا بنیادی پیغام ہے کہ توبہ کرو۔ اِس لئے اپنی زندگی کو خُدا کے کلام کے مطابق ڈھالئے۔ کیونکہ آپ کے لئے اور میرے لئے خُدا کی یہی مرضی ہے کہ ہم گُناہوں سے توبہ کریں اور لوگوں کو بھی یہی سکھائیں کیونکہ یسوع اِسی لئے تو مرا تھا۔

توبہ کی منادی دِل کے بوجھ سے کیوں نہیں کی جاتی

میں آپ کی توجہ ایک اور خاص بات کی طرف مبذول کروانا چاہ رہا ہوں کہ ہم توبہ کی منادی دل کے بوجھ سے نہیں کر پا رہے کیونکہ شاید ہم کسی بات کو سمجھ نہیں پا رہے۔ لگتا ہے کہ ہم نے یوحنا 16:3 کو پورے طور پر سمجھا نہیں کیونکہ اس میں ایک خاص لفظ آیا ہے ''ہلاک'' کیوں خدا نے اپنے بیٹے کی زندگی قربان ہونے کے لئے دے دی؟ کیونکہ خُدا جانتا ہے کہ اگر لوگ اُس کے بیٹے کے وسیلے اُس کے ساتھ رشتے میں نہیں بندھیں گے تو پھر ہمیشہ کے لئے ''ہلاک'' ہو جائیں گے اِس لئے اُس نے اپنے بیٹے کی قربانی ہونے دی، تا کہ ایمان لانے والے ہلاک نہ ہوں! یسوع نے ہلاک ہونے کے متعلق کئی تشبیہات بتائی ہیں وہ شخص ''باہر تاریکی'' میں ڈالا جائے گا (متی 12:8) یعنی روشنی سے مکمل دور ہوگا ہمیشہ کے لئے جہاں سے واپسی ممکن نہیں اور جہاں کوئی آرام تسلی اور اطمینان نہیں۔۔۔ وہاں گہری تاریکی، مکمل اندھیرا ہے۔ اور یسوع نے یہ بھی کہا کہ ''اے ملعونو میرے سامنے سے اس ہمیشہ کی آگ میں چلے جاؤ جو ابلیس اور اس کے فرشتوں کے لئے تیار کی گئی ہے'' (متی 41:25)۔ آپ جانتے ہیں کہ ہمیشہ کا مطلب ہے کبھی ختم نہ ہونے والا زمانہ۔ کیا یہ پیغام آج کے زمانے میں مقبول عام ہے؟ لوگ اِس کو کیوں پسند نہیں کرتے؟ اس کا سبب ہے کہ وہ خُدا کا خوف نہیں رکھتے یا پھر وہ ہلاک ہونے کی حقیقت کو سمجھ نہیں پا رہے۔ لوگ کیوں توبہ نہیں کر رہے، ہمارے بچے اور عزیز رشتہ دار خدا سے کیوں دور ہیں اور کیوں معاشرے اور کلیسیاء کے لوگ اتنی لاپرواہ زندگی گزار رہے ہیں اس کا بڑا سبب یہ ہے کہ ہم لوگ ''ہلاک ہونے'' کی قیمت پہچان نہیں پا رہے اور ہمیں ڈر نہیں خوف نہیں کہ وہ سب ہلاک ہو سکتے ہیں یعنی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اُس ہمیشہ کی آگ اور تاریکی میں جا سکتے ہیں جہاں سے واپسی ممکن نہیں اور وہ پھر کبھی خدا اور مسیح کی زندگی میں داخل نہیں ہو پائیں گے۔ کیونکہ خدا سب کو ہمیشہ کی زندگی، خوشی، اطمینان اور تسلی دینا چاہتا ہے مگر اس کے علاوہ اگر کوئی اپنی مرضی سے کچھ حاصل کرنا چاہتا ہے تو پھر اس کے لئے ہمیشہ کی آگ اور تاریکی ہی باقی ہے۔۔ اِن کے علاوہ کوئی تیسرا راستہ نہیں۔

خُدا سے جدا ہونے کے بعد صرف وہی جگہ باقی رہ جاتی ہے ''جہاں رونا اور دانتوں کا پیسنا ہے'' (متی 8:12;22:13;24:51;25:30؛ لوقا 13:28)۔ جہاں آگ بجھتی نہیں اور کیڑا مرتا نہیں (مرقس 9:4-45)، جہاں بدن اور جان دونوں کو جہنم میں ڈالا جائے گا۔ (متی 10:28؛ لوقا 12:5)، جو آگ اور گندھک سے جلنے والی جھیل ہے (مکاشفہ 21:8) جہاں وہ ابدالاباد عذاب میں رہیں گے (مُکاشفہ 20:10)۔ اور پھر یسوع نے ایک تمثیل کہی، ''ایک بڑا گڑھا ہمارے تمہارے درمیان واقع ہے۔ ایسا کہ جو یہاں سے تمہاری طرف پار جانا چاہیں نہ جاسکیں اور نہ کوئی اُدھر سے ہماری طرف آسکے۔'' (لوقا 16:26)۔ اِس بات کو پولس نے اِفیسوں 2:12 میں بڑے اہم الفاظ میں مزید واضح کر دیا کہ جو خُدا اور مسیح کے بغیر ہیں وہ بالکل بے اُمید ہیں۔ ابدی نجات پانے کے لئے صرف ایک ہی طریقہ خُدا نے بتایا ہے اور وہ طریقہ صرف مسیح میں ہے۔ اِس لئے جو ابدی زندگی کے بغیر ابدیت میں جائے گا وہ خُدا اور مسیح کے بغیر ہی ہمیشہ کے لئے رہ جائے گا۔

خدمت کے دوران خدا نے مجھے ایسے بہت سے لوگوں سے ملنے کا موقع دیا ہے جو بے امید تھے یا یوں کہہ لیجئے کہ خودکشی سے صرف ایک قدم کے فاصلے پر تھے۔ کیونکہ جو لوگ خودکشی کے دہانے پر پہنچ چکے ہوتے ہیں اُن کے پاس صرف دو ہی راستے ہوتے ہیں ایک تو یہ کہ وہ اس جہنم نُما زندگی کو بسر کرتے رہیں یا پھر اپنی جان لے کر وہ اس جہنم سے مکمل آزاد ہو جائیں۔ اُن کو صرف ایک نئے متبادل کی ضرورت ہوتی ہے، خُدا نے مجھے سینکڑوں ایسے لوگوں کی مدد کرنے کے لئے استعمال کیا کہ میں اُن کو اِس تیسرے متبادل راستے پر لے آؤں۔ اور کچھ لوگوں تک میں پہنچ نہ پایا تھا کہ انہوں نے اپنی جان لے لی۔ میں نے جن سے بھی بات کی ان سے یہ کہا کہ ''آپ غلط سمت میں اپنی زندگی بسر کر رہے ہیں اِس راہ سے پھر کر خدا کی راہ پر چلیں'' تا کہ زندہ مسیح کے وسیلے زندگی بسر کریں اور ہمیشہ کی زندگی میں شریک ہوسکیں اور اِس زندگی میں بھی خدا کی انوکھی قدرت کا تجربہ کرسکیں۔ کیا آپ خُدا کی انوکھی قدرت کا تجربہ اپنی زندگی میں کرنے کے لئے تیار ہیں؟

سچائی آزاد کرتی ہے

کسی شخص کو بہتر بنانے اور اچھا بنانے کے لئے انسانی دلائل کام نہیں آتے بلکہ خُدا کا کلام انسان کو تبدیل کرتا ہے۔ میں کسی بھی شخص سے بات کرتے ہوئے اُس کو خُدا کا کلام ضرور سناتا ہوں اور میں نے حقیقتاً بہت سے لوگوں کی زندگی میں رُوح القُدس کو اِسی کلام خدا کو استعمال کرتے ہوئے تبدیل کرتے دیکھا ہے۔ وہ لوگ بھی انوکھی تبدیلی کو جانتے ہیں یسوع نے فرمایا ''اگر تم میرے کلام پر قائم رہوگے تو حقیقت میں میرے شاگرد ٹھہروگے۔ اور سچائی سے واقف ہوگے تو سچائی تمہیں آزاد

کرے گی'' (یوحنا8:31-32)۔ میں نے کلام خدا کی سچائی کولوگوں کی زندگیوں کوآزادی بخشتے دیکھا ہے وہ لوگ پہلے جیسے بالکل نہیں رہتے بلکہ مکمل طور پر تبدیل ہوجاتے ہیں۔ رومیوں 6:23 میں لکھا ہے: ''گناہ کی مزدوری موت ہے''۔ مصنف نے یہ بات خدا کے لوگوں کولکھی ہے۔ ہم نے اس بات کوکھوئے ہوئے یعنی خدا سے دور لوگوں کوسنایا ہے اور سنا بھی سکتے ہیں مگر یاد رکھیئے یہ بات خدا کے لوگوں کوبھی سنانا ضروری ہے کیونکہ اگر خدا کے لوگ بھی گناہ میں زندگی بسر کرتے رہیں گے تو پھر گناہ کی مزدوری صرف اور صرف موت ہے اس لئے ان کی زندگی میں تمام چیزیں ختم ہوکر رہ جائیں گی اگر انہوں نے گناہ نہ چھوڑا۔ اِس لئے یہ بات اُن کو بتانا بہت ضروری ہے۔ میں نے یہی بات شادی شدہ جوڑوں کو بتائی ہے اور تیس سالہ پاسبانہ خدمت کے دوران بہت سے جوڑے طلاق سے بچ گئے ماسوائے ایک جوڑے کے کیونکہ ان تک میں پہنچ نہ پایا تھا۔ آپ جانتے ہیں کس بات نے جوڑوں کو آزادی بخشی؟ جی ہاں! خدا کے کلام کی سچائی نے۔ کیونکہ میرے ذہن میں یہ بات نہیں آئی کہ دو مسیحی طلاق بھی لیں یا دیں۔ نفسیاتی ماہرین جو مرضی کہتے رہیں میں پرواہ نہیں کرتا؛ دونوں ایک دوسرے سے میل نہیں کھاتے میں اس کی پرواہ بھی نہیں کرتا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ زندہ مسیح کی قدرت لوگوں کو اور شادیوں کو بھی آزاد کرتی ہے اور جوڑوں کواکٹھا کرتی ہے۔ آج کل کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ ہم لوگوں کو یہ نہیں بتاتے کہ وہ غلط راہ پر چل رہے ہیں اوران کوخُدا کی صحیح راہ پر چلنے کی ضرورت ہے۔

اس کے علاوہ جب شوہرتوبہ کرتے ہیں تو پھر شادی کی شفایابی کے لئے ایک شاہراہ مل جاتی ہے اسی طرح آج کل ایک خطرناک اور تباہ کن گناہ جو خُدا کے لوگوں بالخصوص قائدین میں کئی جگہ پایا جاتا ہے وہ ہے فحش نگاری کرنا، دیکھنا، سننا وغیرہ، لیکن شاید ہی کوئی اس گناہ کے بارے میں بات کرتا ہے۔ یہ شیطان کا ایسا کارگرآلہ ہے جو بہت سے مسیحیوں کی زندگی بھی برباد کررہا ہے یہ شادی کو، بچوں کو، خدمت کو اور آپ کی کلیسیاء کوبھی برباد کر سکتا ہے۔ اس سمت میں ہرگز نہ جاؤ! یہ آپ کو ہلاک کر دے گی۔ واپس مڑیئے اور صحیح راہ پر چلئے یہ آپ کی زندگی کو یسوع کی زندگی سے جوڑ دے گی تا کہ وہ آپ کی زندگی میں خُدا کی قُدرت اور حضوری کو ہرلمحہ ظاہر کرے۔ کیا آپ اپنی زندگی میں خدا کی قدرت اور حضوری کوظاہر کرنا چاہتے ہیں؟۔

چرواہا کھوئے ہوؤں کی تلاش میں ہے

یسوع نے کہا کہ، ''میرے بھیجنے والے کی مرضی یہ ہے کہ جو کچھ اُس نے مجھے دیا ہے میں اُس میں سے کچھ کھونہ دوں'' (یوحنا6:39)۔ خُدا باپ کی آج بھی یہی مرضی ہے کہ جو کچھ اُس نے آپ کو دیا ہے وہ آپ بھی ہرگز کھونہ دیں۔

اگر آپ پاسبان ہیں تو پھر آپ کے لئے تو یہ لازمی امر ہے کہ جو کلیسیاء آپ کو دی گئی ہے آپ اُس میں سے کچھ بھی کھو نہ بیٹھیں کیونکہ اُس نے آپ پر بھروسہ کیا ہے۔ تین بڑی کلیسیاؤں میں تیس برس تک پاسبانی خدمت سرانجام دینے کے دوران اور بعد میں بھی خُدا کی دی ہوئی بھیڑوں میں سے کسی کو بھی نہیں کھویا، البتہ جو لوگ دوسرے شہروں میں چلے جاتے وہ الگ بات تھی۔ لوگ شاید یہ کہیں کہ پاسٹر صاحب کیا ہی زبردست بات اور کام ہے، تو میرا صرف یہی جواب ہے کہ میں نے کوئی زبردست بات یا کام نہیں کیا بلکہ یہ صرف بائبل کے مطابق بات اور کام ہے۔ یہ خدا کا منصوبہ اور مقصد ہے اور جب اس کا مظاہرہ دُنیا کے سامنے کیا جاتا ہے تو پھر یہ اسی وقت ممکن ہے جب ہم عملی طور پر بتائیں گے کہ ہم ایکدوسرے سے کتنا پیار کرتے ہیں، کتنی فکر کرتے ہیں، کتنا ایک دوسرے رابطے میں رہتے ہیں، کتنا ایک دوسرے کو معاف کرتے ہیں، اور کتنے ایکدورسرے کے ساتھ حلیم اور فروتن ہیں، تب ہی ممکن ہوگا کہ دنیا اس نجات دہندہ کی طرف کھینچی چلی آئے گی جس نے ہم میں وہ محبت ظاہر کی ہوئی ہے۔ آپ اور آپ کی کلیسیاء کیسی ہے؟ کیا آپ لوگ ایک دوسرے کی فکر کرتے ہیں؟ کیا آپ اچھے چرواہے کا دِل کھو چکے ہیں؟ ایک بھیڑ کے کھو جانے پر یسوع آپ سے کیا کہے گا؟ (لوقا 4:15)۔ اگر مسیح آپ کی زندگی میں کام کر رہا ہے تو پھر اُس کو کیا جواب دیں گے جب ایک بھیڑ کھو جائے گی؟ وہ آپ کو حرکت دے گا تا کہ آپ کھوئی ہوئی بھیڑ کو تلاش کریں۔ آپ شاید کہیں گے کہ ''اِس سے تکلیف دہ عمل شاید کوئی نہ ہو!'' یقیناً یہ تکلیف دہ ہے، آپ کو دُکھ سہنا پڑ سکتا ہے، آپ زخمی ہو سکتے ہیں لیکن جب وہ لمحہ آئے گا کہ آپ اس چھوٹی کھوئی ہوئی بھیڑ کو تلاش کر لیں تو اس کی چھوٹی اور باریک سی آواز آپ کو خوشی اور شادمانی سے بھر دے گی۔ کیونکہ اس کھوئی ہوئی بھیڑ کو کسی نے تلاش کر لیا ہے اب وہ بحال ہو جائے گی۔ جب آپ زخمی اور پریشان بھیڑ کو کندھوں پر اٹھا کر واپس گلے میں لے کر آتے ہیں تو پھر آسمان پر خدا سب فرشتوں کے ساتھ مل کر خوشی کرتا ہے۔ (لوقا 7:15)۔ میں نے کسی بھی بھیڑ کو گم نہیں ہونے دیا، ہم نے ایسوں کی تلاش کی اور کلیسیاء کو بھی سکھایا کہ وہ بھی تلاش کریں اور انہوں نے ایسا کیا اور وہ کھوئی ہوئی بھیڑوں کو واپس لے کر آتے تھے اور ہم سب مل کر شادمانی کرتے تھے۔

اگر کوئی غلط سمت میں جا رہا ہے اور خدا کے لوگوں کی گلہ بانی بھی کر رہا ہے تو خدا اس سے یہی کہہ رہا ہے کہ ''توبہ کر! کیونکہ جو میرا تھا وہ میں نے تیرے حوالے کیا اور تو نے اس کے ساتھ لاپرواہی کی'' شاید اِس کے لئے جوابات یا بہانے بھی ہوں مگر وہ تمام کے تمام خودغرضانہ ہیں خدا پرستانہ نہیں۔ کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ آپ کے وسیلے ایسے لوگوں کی تلاش کرے اور وہ ان کے دِل کو چھوئے گا جب آپ خدا کا کلام سنائیں گے۔ آپ یاد کیجئے کہ آپ

گناہگار تھے بچائے گئے اور خُدا آپ کو اپنی اولاد کہنے سے شرماتا نہیں؟ آپ خُدا کی ملکیت ہیں۔ اِسی طرح جو آپ کے حوالے کیے گئے ہیں وہ بھی خُدا کی ملکیت ہیں، ایک بار پولیس نے مجھے فون کیا کہ ایک شخص پکڑا گیا ہے اور وہ کہتا ہے کہ آپ کی کلیسیاء سے اُس کا تعلق ہے اور وہ جیل میں ہے۔ میں نے بلند آواز سے کہا، جی ہاں میں اُس کا پاسبان ہوں اور تھوڑی دیر میں وہاں آ رہا ہوں۔ مجھے پولیس والوں کے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔ اور جب میں وہاں پہنچا تو پھر میں نے بلند آواز سے کہا کہ میں فلاں شخص کا پاسبان ہوں اور پولیس والے پھر ہنس پڑے۔ میں نے اُن کی ہنسی کو نظر انداز کیا لیکن یہ کوئی معمولی بات نہیں تھی۔ لیکن جب اس شخص نے سنا کہ اُس کا پاسبان جیل میں اسے ملنے آیا ہے تو وہ رو پڑا اور اپنا دِل انڈیل کر رکھ دیا۔ اس نے توبہ کر لی اور جلد جیل سے رہا کر دیا گیا اور پھر کبھی دوبارہ اِن کاموں میں نہ پڑا بلکہ کلیسیاء کا ایک انتہائی سرگرم رکن بن گیا۔ کیا آپ بھی لوگوں کو نجات دلانے کے لئے فکر مند ہوتے ہیں؟ کیونکہ شیطان اس طرح بھی بھڑکا سکتا ہے اور آپ جانتے ہیں کہ وہ جھوٹ بولتا ہے۔ وہ یہ کہہ سکتا ہے کہ ''ایسے لوگ واپس نہیں آئیں گے؛ یا ان لوگوں کے پیچھے جاؤ جو واقعی آپ کی سنتے ہیں؛ اِن لوگوں کی فکر مت کرو جو آپ کی نہیں سنتے۔'' لیکن شیطان کی ایسی تمام دلیلوں کو نظر انداز کیجئے اور اس چرواہے کی سنیے جو اپنی بھیڑوں کی تلاش کرتا ہے لیکن وہ استعمال ہمیں کرنا چاہتا ہے۔

اِس لئے ہر روز خداوند کو پکاریں کہ، اے خُدا کوئی ایسی چیز تو نہیں جس کے لئے مجھے توبہ کرنے کی ضرورت ہے؟ کہیں میں دُنیا یا شیطان کی تو نہیں سن رہا؟ کہیں میں خود غرض تو نہیں بن گیا؟ اے خُدا مجھے بتا کہ میں کس بات سے توبہ کروں۔ تا کہ جلد از جلد بیداری آئے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ میں بیداری کی راہ میں رکاوٹ بنا ہوا ہوں؟''

بیداری کے لئے لازمی شرط توبہ ہے

بیداری کیسے آتی ہے؟ جب خُدا کے لوگ پاک صاف ہو کر واپس لوٹتے ہیں۔ لیکن ہم اِس بات کو نظر انداز کر رہے ہیں کہ یسوع نے پیغام دیا کہ ''توبہ کرو!'' کیونکہ بیداری کا مطلب ہی یہ ہے کہ خُدا کے لوگوں نے توبہ کی اور جس راہ پر جاتے تھے اُس کو چھوڑا اور پلٹ کر خُدا کی راہ پر چلے۔ خدا کی حضوری اور قدرت کا انوکھا تجربہ کرنے کے لئے خدا کے لوگوں کو توبہ کرنی ہوگی۔ خُدا کو اپنی قُدرت اور حضوری ظاہر کرنے کے لئے اُس وقت تک مت کہیئے جب تک آپ خُدا کی بتائی ہوئی راہ پر نہ چل پڑیں اور خدا کی مرضی کے مطابق ڈھل نہ جائیں۔ اگر آپ زندگی میں خُدا کی قُدرت کا تجربہ نہ کر رہے ہوں تو پھر خُدا سے کہیں کہ وہ آپ کو آزاد کرے اور پاک اور صاف کرے۔

خُدا سے مانگیں کہ کہیں آپ کا دل، آپ کا ذہن، یا آپ کے کام خُدا کی پاکیزگی کے خلاف تو نہیں چل رہے؟ اپنی زندگی کو صرف یہ دلاسہ مت دیجئے کہ آپ اپنی زندگی کو دوبارہ وقف کریں گے۔ شیطان کا ایک بڑا ہتھیار یہ ہوتا ہے کہ آپ اپنی زندگی کو دوبارہ وقف کرلیں۔ لیکن یاد رکھئے کہ اگر آپ خدا سے دور ہیں تو پھر واپس پلٹنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ آپ توبہ کریں۔ زندگی وقف کرتے ہوئے آپ اپنے گناہوں کا اقرار نہیں کرتے بلکہ صرف خدا کی خدمت میں دوبارہ خوشی اور جذبے سے وقف ہو جاتے ہیں۔ لیکن توبہ کرنے پر آپ اپنی غلطی مانتے اور اقرار کرتے اور اس کو چھوڑ دیتے ہیں اور خدا کی طرف واپس پلٹ جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ آپ سے یہی چاہتا ہے کہ آپ اُس کے ساتھ ساتھ پاکیزگی میں چلیں۔ کیونکہ جب آپ توبہ کرتے ہیں تو اِس کا مطلب ہے کہ آپ اپنے گناہوں پر بہت شرمندہ ہیں اور ہلاک ہونے کی اہمیت کو جان گئے ہیں۔ توبہ کا مطلب یہ بھی ہے کہ آپ خُدا سے کہتے ہیں کہ میں اب عام لوگوں کی مانند تیرے ساتھ نہیں چلوں گا۔ بلکہ انتہائی وفاداری سے تیری باتوں کو مانوں گا اور تیری مرضی کو سمجھ کر اُس کے مطابق عمل کروں گا، اور کبھی یہ کوشش نہیں کروں گا کہ صرف تیری باتوں سے خوش ہو جاؤں بلکہ کوئی بھی چیز جو تیری حضوری کو میری زندگی میں آنے سے روکے گی میں فوری طور پر اُس سے توبہ کروں گا۔'' ایسی دعائیں سادہ مگر بیداری کی کلید کی حیثیت رکھتی ہیں۔ کیا آپ ایسی دعا کرنے کے لئے تیار ہیں تا کہ آپ بیداری کا انوکھا تجربہ کرسکیں اور خدا کے حضور سے تازگی کے دن آئیں؟

دُعا

آسمانی باپ! تُو تمام لوگوں کے دل کے حال سے واقف ہے۔ اور اے باپ لوگ اچانک یہ محسوس کرنے لگیں کہ وہ غلط سمت میں جا رہے ہیں اور تیری حضوری اور قدرت کا تجربہ اپنی زندگی میں نہیں کر رہے اور وہ پورے دل سے تیری طرف رجوع لائیں اور پکار اٹھیں کہ ''اے خداوند میں تیرے ساتھ وفاداری سے چلنا چاہتا ہوں!'' اے خدا باپ صرف تو ہی لوگوں کے دلوں میں یہ خواہش پیدا کر سکتا اور کرتا ہے۔ خداوند یسوع، تو نے اپنے دور کے لوگوں کو پکارا کہ توبہ کرو تو پھر جتنے لوگوں نے تیری بات کو مانا انہوں نے کچھ ہی سالوں کے اندر تیری بادشاہی کی ایسی منادی کی کہ پوری رومی سلطنت کا نقشہ ہی پلٹ کے رہ گیا۔ اے خدا باپ یہ تیری لئے بہت آسان ہے، تو نے صرف کہا کہ، ''کیا تو میرے ساتھ جائے گا'' تو لوگ تیرے پیچھے چل پڑیں گے۔ شاگرد جو عام چرواہے تھے انہوں نے جلدی سے تیری پیروی کی اور انہوں نے حقیقتاً تیری بادشاہی اس دنیا میں آتی دیکھی جب اندھوں کو بینائی، لنگڑوں کو چلتے اور بہروں کو سنتے اور کوڑھیوں کو شفاء اور طُوفانوں کو تھمتے دیکھا۔ اس لئے اے خُداوند میں تیرے ساتھ چلنا چاہتا ہوں اور اپنے آپ کو مکمل طور پر تیرے حوالے کرتا ہوں۔ جو اس بات کا ثبوت ہے کہ میں

نے تیری سُنی اور تیری بات مانی کہ مجھے توبہ کرنے کی ضرورت ہے اور میں نے توبہ کی اور اب اے خداوند تو پوری قدرت کے ساتھ میرے ساتھ چل اور بیداری نازل فرما۔''

پھر پوری دُنیا دیکھے گی کہ تو نے اپنے لوگوں کو بیدار کیا ہے اور تو لوگوں کو نجات دہندہ کی طرف پھیر کر لے آ۔ اَے خُداوند باپ تو ہر اُس شخص کو خاص مسح سے نواز جس نے اپنے دل کو تیری حضور انڈیلا اور توبہ کی ہے۔ یہ دُعا یسوع مسیح کے نام سے کرتا ہوں''۔ آمین

کیا آپ بھی توبہ کر کے ایسی دعا کرنے کو تیار ہیں؟

ہم میں سے کچھ جلدی غُصہ کرتے ہیں، کچھ حسد کرتے ہیں، نفرت کرتے ہیں (یعقوب 3:14-18)۔ ان سب کے بارے میں کوئی جانے یا نہ جانے پر خُدا سب جانتا ہے (زبور 19:12-13)۔ اور بہت سے گناہ (یعقوب 3:2-13)؛ خدا کو ان سب سے نفرت ہے (امثال 6:16-19) ان سب کی وجہ سے خدا کی برکات کا دروازہ بند ہو جاتا ہے اور وہ ہماری دعاؤں کا جواب نہیں دیتا چاہے وہ اپنے لئے، گھر کے لئے، معاشرے کے لئے، قوم کے لئے یا دنیا کے لئے بھی کی جائیں۔

==☆==

دُعا گو دِل

(A Praying Heart)

چارلس جی فنے نے خوبصورت بات کی کہ، ''دُعا گو دِل''، اور مزید کہا کہ ''دُنیا میں مسیحی مذہب میں سب سے کم پائی جانے والی چیز دُعا گو دل ہی ہے۔'' یہ ایسا ہے جیسے کہ ''روحانی دل'' (رومیوں 29:2) ہے۔ یہ ہماری روح میں موجود ہے اور ہماری زندگی کا وہ حصہ ہے جو خُدا پر ایمان رکھ کر اس سے پیار کر سکتا اور اُس کی فرمانبرداری کر سکتا ہے۔ کیونکہ ''راستبازی کے لئے ایمان لانا دِل سے ہوتا ہے'' (رومیوں 10:10)۔ ''تُو خُداوند اپنے خدا سے پورے دل سے مُحبت رکھ'' (متی 37:22)؛ ''تم دل سے ایمان لائے'' (رومیوں 17:6)۔ بعض اوقات ''رُوح'' اور ''دِل'' ایک ہی چیز کہا جاتا ہے، مگر ''دِل'' اِنسانی رُوح کا مرکزی حصہ ہے یہ مکمل رُوح نہیں۔ یہ تمام مراکز کا مرکز ہے۔ کیونکہ ''زندگی کا سرچشمہ یہی ہے'' (امثال 23:4)۔ اِنسان کی رُوح یا دل خیمے کے اندر ''پاکترین مقام'' کو جواب دیتا ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں خُدا کا رُوح سکونت پذیر ہوتا ہے۔ کیونکہ ''خُدا رُوح ہے'' (یوحنا 24:4)۔ اِس لئے اُس کی رہائش گاہ بھی رُوحانی ہوسکتی ہے۔ ''کیونکہ رُوح ہی رُوح سے مل سکتی ہے۔''

''دُعا گو دِل'' ایک بہت فلسفیانہ اور صوفیانہ سا بیان لگتا ہے مگر یہ انتہائی عملی بیان ہے۔ اِس پر بہت اچھی طرح سے عمل کیا جا سکتا ہے لیکن اِس کے کیا معنی ہیں؟

خُداوند کے حضُور دُعا کے لئے وقف دِل

شفاعت کرنے کی خدمت خُدا انتہائی خاص لوگوں کو دیتا ہے، یہ ''رُوحانی اجازت'' ہے جو خاص ذمہ داریاں لے کر آتی ہے تا کہ خُدا کی ''خاص خدمت'' سرانجام دی جاسکے۔ ''دُعا گو دِل'' اصل میں مسیح کی شِفاعتی خدمت کا حِصہ روح القدس لے کر کسی بھی شخص کو عطا کرتا ہے تا کہ وہ بھی شفاعت کا بوجھ اٹھائے لیکن کیا ہم مسیح کی شفاعتی خدمت کا حصہ بننے کو تیار ہیں؟

خالِص دِل ہی دُعا گو دِل ہوسکتا ہے

ایک دُعا گو دِل خصوصی طور پر رُوح القُدس کا وہ خاص برتن ہے جس کا پاک صاف ہونا اشد ضروری ہے۔ دعائیہ روح کے خاتمے کے لئے صرف ایک چھوٹا سا گناہ بھی کافی ہے۔ دُعائیہ رُوح میں رہنے کے لئے بہت احتیاط اور دیکھ بھال کی ضرورت ہے تا کہ رُوح القُدس کہیں بھی رنجیدہ نہ ہو۔ کیونکہ رُوح القُدس شفاعت کنندگان کے لئے انتہائی حساسیت رکھتا ہے۔

بلاشک وشبہ ایمان رکھنے والا دل ہی دعا گو دل ہوسکتا ہے

دُعا گو دِل رکھنے کے لئے ایمان رکھنا اشد ضروری ہے۔ کیونکہ دُعائیہ رُوح کو تقویت بھی ایماندار دل کے وسیلے ملتی ہے۔ ''یہ اُس نے اُس رُوح کے بارے میں کہا تھا جو وہ پانے والے تھے'' (پڑھیئے یوحنا 39:7) اِسی طرح جب رُوح کا بہاؤ مسلسل رہے گا تو ایمان بھی مضبوط رہے گا (پڑھیئے یعقوب 6:1)۔

ایک ایماندار دِل رُوح سے معمور ہوتا رہے گا (پڑھیئے ا۔کرنتھیوں 13:12) جیسے صحت مند پھیپھڑے ہوا میں سانس لیتے رہتے ہیں، اور ہر مسیحی کے لئے ''دُعا گو دل'' رکھنا اشد ضروری ہے۔ دُعا گو دِل پانے کے لئے ایمان لانا ضروری ہے بہ نسبت اِس کے کہ صرف ''بھیدوں کو سمجھا'' جائے (پڑھیئے ا۔کرتھیوں 2:13)۔ ہم صرف اپنے چناؤ سے یہ دُعائیہ دِل حاصل کرتے ہیں یا اپنی مرضی سے دُنیا کی فکروں میں دُعائیہ دل کھو بھی سکتے ہیں، اگر ہم ایمان رکھیں گے تو سچائی کا رُوح ہماری راہنمائی کرے گا اور اگر شک کریں گے تو پھر غلطی اور دُنیا کا رُوح ہماری راہنمائی کرنا شروع کردے گا۔

ایک فروتن دِل ہی دُعا گو دِل ہوسکتا ہے

دُعا گو دِل رکھنے کے لئے دِل کی فروتنی اشد ضروری ہے کیونکہ مغرُور دِل کبھی ایمان نہیں لاسکتا کیونکہ اُس کا ایمان اپنے آپ پر ہوتا ہے، ''تم کس طرح ایمان لاسکتے ہو جو ایک دوسرے سے عزت چاہتے ہو'' (پڑھیئے یوحنا 44:5)۔ مغرور دِل خالص بھی نہیں ہوتا اِس لئے دُعا گو دِل نہیں ہو سکتا جو خُدا کی قُدرت اور برکات سے فیض یاب ہونا چاہتے ہیں مگر حلیمی اور فروتنی اختیار نہیں کرنا چاہتے۔ لیکن حلیمی اور فروتنی کے بغیر ہمارے دل ہمیشہ شکی، ناپاک اور

ایمان سے خالی رہیں گے۔ حلیمی اور فروتنی اُس وقت حاصل ہوسکتی ہے جب ہم اپنی گناہ آلودہ زوال پذیر حالت اور فطرت سے واقف ہوتے اور ایوب کی طرح اپنی خودی کا انکار کرتے ہیں۔ یہی وہ مقام ہوگا جہاں ہم صلیب پر مسیح کی موت کے تابع ہوجاتے اور حلیم اور فروتن ہونا سیکھتے ہیں۔ کیونکہ تمام مسیحی زندگی کا دارومدار ''شکستہ دِل رُوح'' پر ہے (پڑھیئے زبور 51 : 17)۔ صرف ''فروتن دل'' میں ہی مسیح کی دوسری خوبیاں ظاہر ہوسکتی ہیں جو خُدا اپنے ''بیٹوں اور بیٹیوں' میں دیکھنا چاہتا ہے۔

ایک محبت بھرا دِل ہی دُعا گو دِل ہوسکتا ہے

دُعا گو دِل رکھنے کے لئے مُحبت بھرا دِل ہونا ضروری ہے، ''تو خُداوند اپنے خُدا سے پورے دِل سے مُحبت رکھ'' (استثناء 6:5)۔ ''خُداوند تیرا خُدا تیرے دِل کا ختنہ کرے گا۔۔۔ تاکہ تو خُداوند اپنے خُدا سے مُحبت کرے'' (استثناء 30:6)۔ ''کیونکہ رُوح القُدس جو ہم کو بخشا گیا ہے اس کے وسیلے سے خُدا کی مُحبت ہمارے دلوں میں ڈالی گئی ہے'' (رومیوں 5:5)۔ یعنی وہ دِل جو فروتن ہوگا وہی ''خدا کی محبت جو مسیح یسوع میں ہے'' اُس کا تجربہ کرسکے گا (رومیوں 39:8)

ایک نرم دِل ہی دُعا گو دِل ہوسکتا ہے

ایسا دل جو رُوح القُدس کے وسیلے مسیح کی شفاعتی خدمت میں حصہ دار ہونے کے لئے فروتنی اختیار کرتا ہے وہی خُدا کی مُحبت کا تجربہ کرتے ہوئے نرم دل ہوتا ہے۔ وہ ایک شائستہ، مہربان، فکر کرنے اور معاف کرنے والا دل ہوتا ہے۔ ''ایک دوسرے پر مہربان اور نرم دل ہو اور جس طرح خدا نے مسیح میں تمہارے قصور معاف کئے ہیں تم بھی ایک دوسرے کے قصور معاف کرو'' (افسیوں 32:4) ایک سخت دِل کبھی مُعاف نہیں کرتا اور وہ دُعا بھی نہیں کرسکتا اِس لئے اُس کی سنی بھی نہیں جاتی۔ ''اگر آج تم اس کی آواز سنو، تو اپنے دِلوں کو سخت نہ کرو۔۔۔ جیسا غصہ دلانے کی وقت۔۔۔ جنگل میں کیا تھا۔'' (عبرانیوں 3:7-8) اِس لئے آپ کا دِل جتنا نرم ہوگا اتنا ہی خُدا کا رُوح آپ کو توفیق دے گا تاکہ آپ دوسروں پر خُدا کی مُحبت کا اظہار کر سکیں گے۔

دُعا گو دِل کا کیا فائدہ ہے؟

کون دُعا گو دِل حاصل کرنا چاہتا ہے کیونکہ اُس کے ساتھ مسیح کی صلیب اور مصلوبیت بھی ملتے ہیں؟ ہم فوراً سے جواب دیتے ہیں کہ وہی لوگ جو خُدا سے پیار کرتے ہیں اور دُوسروں پر اُس کی محبت ظاہر کرتے ہیں۔ وہی لوگ جو مسیح کا ''پیالہ'' پی سکتے ہیں یعنی دُوسروں کے لئے دل میں مسیح کا سا درد رکھتے ہیں۔ جو لوگ دُعائیہ خِدمت کرتے ہیں وہ زمین پر رہتے ہوئے بھی آسمان پر سب سے بڑی خدمت کا دفتر سنبھالے ہوئے ہیں۔ کیونکہ دُعائیہ خدمت بنیادی خِدمت ہے جو ہر مسیحی کی ذمہ داری ہے۔ اور

دُوسری تمام خِدمات اگر وہ واقعی بائبلی اور رُوحانی ہیں تو پھر اُن کی بنیاد دُعا پر ہونی چاہیے۔ منادی کرنا، تعلیم دینا اور دوسرے تمام خدمت کے کام اپنی الگ حیثیت رکھتے ہیں لیکن جب تک وہ دعائیہ خدمت کے ساتھ نہیں تب تک وہ صرف ثقافتی اور عمومی اثرات لوگوں پر مرتب کریں گے لیکن جب وہ دُعائیہ اور رُوحانی ہیں تو پھر مردوں اور خواتین پر ان کے دائمی یعنی آسمانی اثرات مرتب کریں گے۔ جو دعائیہ دل رکھتا ہے وہ مسیح کے سامنے لوگوں کے لئے التجائیں کرتا ہے۔ ایک ہاتھ سے وہ مسیح کے دل کو آسمان پر چھوتا ہے اور دوسرے سے مسیح کے بدن کو جو زمین پر ہے اُس کے دِل کی گہرائیوں کو چھوتا ہے۔ آپ سب اِس بات سے واقف ہیں کہ ہر کوئی اِس دُنیا میں ایک دُوسرے سے آگے نکلنے اور اعلیٰ رتبہ پانے کی کوشش بلکہ دوڑ میں لگا ہوا ہے مگر کتنی حیرت کی بات ہے کہ خُدا کے فرزند ''بڑی سے بڑی نعمتوں کے بالکل بھی آرزومند نظر نہیں آتے۔'' (پڑھیئے ا۔کرنتھیوں 31:12)۔ نہ ہی ''خدا کے دہنے ہاتھ'' مقام پانا چاہتے ہیں (پڑھیئے زبور 11:16)۔ لگتا ہے جیسے وہ بھی آدمیوں سے عزت چاہتے ہیں حالانکہ اس کی قدر و قیمت آسمانی حلقوں میں بالکل بھی نہیں۔ لیکن ایک دُعا گو دِل کبھی بھی لوگوں سے عزت نہیں چاہتا بلکہ خُدا سے عزت پانا چاہتا ہے دُعا گو دِل ہی اس دُنیا میں خُدا کی طرف سے سب سے بڑی دولت ہے کیونکہ خُدا کا فضل اور مدد ہر وقت اُس کو میسر ہوتی ہے اور لوگوں کو چاہیے کہ اِس خراب دُنیا کے آخری وقت میں وہ خُدا سے دُعا گو دِل حاصل کریں تا کہ یہ زندگی اپنے لئے اور دُوسروں کے لئے باعث برکت ہو جائے۔ ڈرانے اور دھمکانے والی صورتحال سے بچنے کا واحد حل دُعا گو دِل ہیں تا کہ ان کے دِل دُنیا پر آنے والی مصیبتوں اور بلاؤں کی وجہ سے گھبرا نہ جائیں۔ پگھل نہ جائیں (پڑھیئے لوقا 26:21)۔ کیونکہ بہت سے مسیحی ''بولنے کی جرأت کھو بیٹھے'' ہیں۔ اور بہت سے مسیحی ''مایوسی کی زندگی'' بسر کر رہے ہیں، وہ صرف یہ امید لگائے بیٹھے ہیں کہ خداوند آئے گا اور ''سب کچھ ختم کر دے گا!'' لیکن زندہ رہنے کا یہ کوئی طریقہ نہیں۔ کیونکہ یہ زندہ رہنا یا زندگی بسر کرنا نہیں بلکہ صرف موجود ہونا ہے۔ اِس سے وقت گزارنا مشکل ہو جاتا ہے، اور سب سے بڑھ کر یہ خداوند کی آمد کو اور دور کرے گا۔ ''مُبارک ہے وہ نوکر جس کا مالک اسے کام کرتے پائے'' یعنی اُس گھر کی دیکھ بھال اور خدمت کرتے پائے (پڑھیئے متی 46:24)۔ صرف ایک دُعا گو دِل ہی اِن حالات اور مُشکلات کو برداشت کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ گزشتہ کسی بھی نسل کو شفاعت کرنے کے اتنے مواقع نہیں ملے جتنے آج ہماری نسل کو مل رہے ہیں۔ اور مسیح کی مانند بننے، مسیح کی طرح دعا کرنے، مسیح کی سی دعائیہ خدمت اپنانے اور خدا کی محبت کا حقیقی تجربہ اور اظہار کرنے کے لئے اس سے بڑھ کر ہمیں کوئی اور موقع نہیں ملے گا۔ کیا آپ ''خدا کے دل کے نزدیک'' رہنا

چاہتے ہیں تو پھر اپنے دِل اور ذہن کو تیار کر لیجئے کہ آپ دعا گو دل رکھنے والے ہیں۔ اس وقت آپ جو دعا گو دل رکھنے والے ہیں ان کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہوگا جب وہ دِن طلُوع ہوگا جس میں آپ ''شِفاعت کنندگان کے شفاعت کنندہ'' یسوع مسیح کو جو دُعا کا سرچشمہ ہے اپنے سامنے پائی گے اور اس کے ساتھ رفاقت میں کھڑے ہونگے۔ اس کے لئے آپ کو دُعائیہ رُوح سے معمور ہونا ہوگا۔ کیونکہ آج کل یہ بہت عام سی بات ہے کہ بہت سے لوگ جو دعویدار ہیں کہ وہ روح القدس سے بے پناہ معمور ہیں شاید وہ ابھی روحانیت کی ''پہلی جماعت'' میں ہی رہ کر خوش ہیں۔ لیکن جو لوگ دُعا گو دِل رکھتے ہیں وہ ایسی باتوں کی فکر میں نہیں رہتے بلکہ وہ ایک ہیرو کی مانند ہیں جس کو صرف خدا کی اور خدا کے لوگوں کی فکر ہوتی ہے۔ وہ ایسا دل ہے جو آسمانی شفاعت کنندہ کے دل کے ساتھ دھڑکتا ہے۔ جو خدا کی مرضی کے خلاف نہیں چلتا۔ جو مسیح کی سوچیں سوچتا اور اس کے احساسات کا اظہار کرتا ہے۔ وہ عالمگیر شفاعت پر لگا رہتا ہے۔ اس کو ہر وقت دوسروں کے لئے دعا کا بوجھ محسوس ہوتا رہتا ہے۔ دو یا دو سے زیادہ دعائیہ دل مسیح کے دل کے ساتھ دھڑک سکتے ہیں اسی لئے خُداوند نے فرمایا، ''اگر تم میں سے دو کسی بات پر متفق ہوں۔۔'' (متی 19:18)۔ وہی ''دس ہزار کو اپنے سامنے سے بھگا سکتے ہیں'' (استثناء 30:32) اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا آپ خداوند یسوع کے ساتھ متفق ہو کر اِس کی شفاعتی خدمت میں شامل ہونے کو تیار ہیں تا کہ رُوح القدس آپ کے دِل کو خُدا کی مُحبت سے معمور کرے اور آپ دُعا گو دِل رکھنے والے ہوں؟ تا کہ اِس دُنیا کے آخری وقت میں بہت سے لوگ خُدا کی نزدیکی میں آجائیں اور اُن کے دِل بھی دُعا گو دِل ہو جائیں۔

''دیکھو خداوند کا ہاتھ چھوٹا نہیں ہو گیا کہ بچا نہ سکے اور اُس کا کان بھاری نہیں کہ سُن نہ سکے بلکہ تُمہاری بدکرداری نے تُمہارے اور تُمہارے خُدا کے درمیان جدائی کر دی ہے اور تُمہارے گناہوں نے اُسے تُم سے روپوش کیا ایسا کہ وہ نہیں سنتا۔ تمہارے ہاتھ خُون آلودہ ہیں۔۔ تمہاری زبان شرارت کی باتیں بکتی ہے۔۔ کوئی انصاف کی بات پیش نہیں کرتا اور کوئی سچائی سے حُجت نہیں کرتا؟

ہمیں خُدا کی سخت ضرورت ہے! ایسی اِلٰہی بیداری کی شدید ضرورت ہے کہ ہم پر خدا کا فضل کثرت سے بڑھ جائے تا کہ اس خاص وقت میں ہم آنے والی تباہی سے بچ سکیں۔ کیونکہ خُدا کے کلام نے اور رُوح القُدس نے ہمیں انتباہ کیا ہے کہ ''اب وقت آ گیا کہ خُداوند کام کرے کیونکہ اُنہوں نے تیری شریعت کو باطل کر دیا ہے۔'' (زبور 126:119)۔ ''اَے خُداوند اِسی زمانہ میں اپنے کام کو بحال کر اِسی زمانہ میں اس کو ظاہر کر'' (حبقوق 2:3)۔

دِل کے پوشیدہ زخموں کی شفاء

(Healing The Harbored Hurts of Your Heart)

ہمارے دِل میں دُوسروں کی دی ہوئی تکلیف کا ڈھیر بڑھ کر چڑچڑے پن کا باعث بنتا ہے۔ چڑچڑا پن کسی زہر کی مانند ہمارے جذبات کو اپنے قابو میں کر کے ہماری سوچ میں شامل ہوتا اور ہماری روح سے زندگی کا رشتہ آہستہ آہستہ ختم کرنے لگتا ہے۔ یہ ہماری خوشی اور اطمینان کو ہم سے چُرا لے جاتا ہے۔ یہ ہمیں جذباتی طور پر یرغمال بنا کر ایسی جگہ پہنچاتا ہے جہاں ہم جانا نہیں چاہتے اور ہم سے ایسے کام کرواتا ہے جو ہم کرنا نہیں چاہتے اور ہمیں ایسا بنا دیتا ہے جو ہم کبھی بننا نہیں چاہتے۔ چڑچڑا پن بہت چالاک ہے، یہ کسی شخص کو احساس نہیں ہونے دیتا کہ وہ چڑچڑا ہو چکا ہے۔ کیونکہ کوئی بھی اپنے آپ اس نظر سے دیکھنا نہیں چاہتا۔ کیونکہ یہ لفظ ''چڑچڑا'' ہمارے کانوں کو بہت تکلیف دہ معلوم ہوتا ہے۔ یہ ایسا خطاب ہے جو کوئی بھی قبول کرنے کو تیار نہیں لیکن میں آپ کو ذاتی تجربہ بیان کر سکتا ہوں کہ ہم میں سے زیادہ تر لوگ کافی چڑچڑے ہوتے ہیں مگر اس کو قبول نہیں کرتے۔ ہم چڑچڑے پن کے دور سے گزرتے ہوئے بسا اوقات چڑچڑے لوگوں کی اصلاح کاری کر رہے ہوتے اور اس پر کلام بھی سناتے ہوں گے۔ کیونکہ یہ ہماری عادت بن چکی ہے کہ ''میں دوسروں میں چڑچڑا پن تلاش کر سکتا ہوں مگر خود میں نہیں۔'' بعض دفعہ ہم اس کو غلط سمجھتے ہیں یعنی ہم یہ سوچتے ہیں کہ چڑچڑے صرف وہی لوگ ہو سکتے ہیں جن کی زندگی میں کوئی بڑا حادثہ یا سانحہ گزرا ہو۔ پر درحقیقت چھوٹی سی تکلیف جس کو دل میں چھپا کر رکھا جائے وہ کسی کو بھی چڑچڑا بنانے کے لئے کافی ہے جیسے کینسر کا ایک ہی چھوٹا سا خلیہ کسی بھی طاقتور شخص کو مار ڈالنے کا سبب بن سکتا ہے ویسے ہی چھوٹی سی تلخ بات یا یاد کسی بھی شخص کو چڑچڑا بنانے کا سبب بن سکتی ہے۔

اگر کسی طرح بھی آپ کو علم ہو جائے کہ آپ کے جسم میں کینسر کے چند خلیے موجود ہیں تو کیا آپ اُن کا عِلاج کرائیں گے یا نہیں؟ تو کیا آپ اپنے دل کے پوشیدہ زخموں کا علاج کرانے کی کوشش نہیں کریں گے؟ فرض کیجئے کہ شیطان نے آپ کو مطمئن کر رکھا ہو کہ آپ میں چڑچڑا پن موجود نہیں اور آپ پر ثابت یہ کر رکھا ہو کہ یہ تو معمولی سی بات ہے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا تو یاد رکھئے کہ اس نے آپ کی زندگی میں ایک دروازہ اپنی آمد و رفت کے لئے کھول رکھا ہے۔ کیا آپ خداوند کے حضور بڑی خاکساری اور حلیمی سے اس مضمون کو پڑھنا چاہیں گے؟ اگر آپ کی زندگی کے کسی بھی پہلو پر ماضی یا ابھی بھی پریشانی کا بوجھ جو آپ کے دل پر ہو تو کیا آپ بڑی دیانتداری سے رک کر خداوند سے دعا کریں گے اور کہیں گے کہ اے خداوند کیا تو مجھ پر آج یہ سارے زخم ظاہر کرے گا؟

اگرچہ ہم اپنی شخصیت میں چڑچڑے پن کو دیکھ نہیں پاتے مگر اس کے اثرات دوسروں کو بآسانی اس کی موجودگی کا پتہ دیتے ہیں۔عبرانیوں کا مُصنف اِس کے تین بھیانک نتائج ہم پر ظاہر کرتا ہے: ''غور سے دیکھتے رہو کہ کوئی شخص خدا کے فضل سے محروم نہ رہ جائے۔ایسا نہ ہو کہ کوئی کڑوی جڑ پھوٹ کر تمہیں دُکھ دے اور اِس کے سبب سے اکثر لوگ ناپاک ہو جائیں۔'' (عبرانیوں 15:12)۔

چڑچڑا پن ہمیشہ پھوٹ نکلتا ہے

جب ہم واقف ہوں کہ ہمارے اندر کوئی تکلیف چڑچڑے پن کا باعث بن رہی ہے مگر ہم اس کو دبائے رکھیں اور سوچیں کہ ایسا کرنے سے وہ ظاہر نہیں ہوگا تو بھی وہ ہماری خام خیالی کو ایک طرف رکھ کر ہماری جانوں میں کہیں نہ کہیں سرایت کر جاتا ہے اور جو تباہ کن بھی ہوسکتا ہے۔ تکالیف کی اپنی ایک الگ زندگی ہے: اور اپنی الگ فطرت ہونے کے ناطے یہ ہمیشہ کسی نہ کسی شکل میں اپنے آپ کو ظاہر کر لیتی ہیں۔ بہت برس پہلے میں نے اپنے ایک دوست کی رضاکارانہ مدد لی تاکہ وہ میرے سائبان نما باغیچے کی صفائی کر دیں۔ کیونکہ مجھے کچھ دنوں کے لئے شہر سے باہر جانا تھا۔لیکن جانے سے پہلے میں ان کو بتانا بھول گیا کہ باغیچے میں گھاس کے دوران ایک چھوٹے اور نئے پودے کا خیال رکھیں۔لیکن جب میں واپس آیا تو مجھے علم ہوا کہ انہوں نے گھاس کاٹنے والی مشین کے ذریعے جب گھاس کاٹی تو اس نئے مگر چھوٹے پودے کی نازک شاخیں بھی ساتھ ہی کٹ چکی تھیں اور اب وہ اُگنے کے قابل نہ رہا تھا۔لیکن تمام گرمیاں اس میں کہیں نہ کہیں کونپل پھوٹ پڑتی تھی حالانکہ اپنی طرف ہم نے اس کو مکمل طور پر نکال دیا تھا مگر اس کی جڑوں میں ابھی بھی زندگی تھی اس لئے وہ کہیں نہ کہیں سے اگنے کی کوشش میں لگا ہوا تھا۔اسی طرح سے جب ہم اپنے اندر چھپی ہوئی تلخی کو خدا کے طریقہ کے مطابق درست کرنے کی کوشش نہیں کرتے تو پھر وہ اپنی جڑیں ہماری زندگیوں میں مضبوط کرنے لگتی ہے اور پھر مسلسل کہیں نہ کہیں وہ تلخی ابھر کر سامنے آتی رہتی ہے۔

چڑچڑا پن مشکلات ہی پیدا کرتا ہے

آپ کے دل میں پوشیدہ کوئی بھی تلخ بات اکثر تلخ رویے کا باعث بن سکتی ہے جیسے ذہنی دباؤ، غصہ، مایوسی، ناراضگی کا اظہار، ہتک کا احساس، یا ڈر اور اضطراب وغیرہ کی صورت میں ظاہر ہوسکتی ہے۔آپ کسی بھی بات کے ردعمل کے طور پر شاید شدید تنقید کریں، غیبت گوئی کریں، جھوٹی بات گھڑ لیں، خاموشی اختیار کرلیں، بدلہ لینے پر اتر آئیں، یا کسی بھی سخت قسم کے رویے کا اظہار کریں۔کوئی بھی تکلیف سہنا پسند نہیں کرتا بالخصوص ایک ہی جگہ سے دوسری بار فرض کیجئے ایک کتا آپ کو کاٹ لے تو آپ ہر ممکن کوشش کریں گے کہ دوسری بار اس سے ملاقات نہ ہو! اسی طرح جب ہم

ایک جگہ سے تکلیف دہ تجربہ سے گزرتے ہیں تو پھر ہم ایسی حکمت عملی ضرور اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ مستقبل میں دوبارہ ایسا تجربہ نہ ہو۔ اور جب بار بار ہم اس عمل کو دہراتے رہتے ہیں تو پھر ایسا تلخ رویہ ہماری شخصیت کا حصہ بن جاتا ہے چاہے جو بھی ہم ہوں یا جو کچھ بھی ہم کریں اس کا اظہار ہماری شخصیت میں مسلسل ہونے لگتا ہے۔ کیا آپ ہر صورتحال پر قابو پانے کی کوشش کرنے والی شخصیت ہیں؟ کیا آپ فوری اپنے غصے کا اظہار کر دیتے ہیں؟ کیا آپ بہت ہیرا پھیری کرنے والی شخصیت ہیں؟ کیا دوسرے آپ سے بات کرتے ہوئے گھبراتے ہیں کیونکہ آپ بہت ہی حساس شخصیت ہیں؟ کیا آپ بہت ہی بناوٹی شخصیت ہیں اس لئے لوگ آپ کے قریب نہیں آتے؟ ایسے سب رویہ جات ہم اس لئے اپنا لیتے ہیں تا کہ آئندہ کسی سے ہمیں کوئی تکلیف نہ پہنچے، اور آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ ان تمام رویہ جات کے نتائج ہمیشہ بھیانک ہی ہوتے ہیں۔ جب ہم تلخ بات کو دل میں چھپا کر رکھیں اور اگر اس کے لئے ہم برسوں خاموش بھی رہیں تو پھر وہ تلخی ہمارے ہر فیصلے کی بنیاد بن سکتی اور ہمارے ہر رشتے کی دراڑ کی وجہ بن سکتی ہے۔ چاہے ہم اس کی موجودگی کا انکار بھی وہ کریں تو بھی ہمیشہ اپنی موجودگی کا احساس دلاتی رہے گی۔

چڑچڑا پن ہمیشہ بہت سوں کو نقصان پہنچاتا ہے

چڑچڑا پن کبھی اکیلا نہیں رہتا۔ یعنی تلخی کبھی اکیلی نہیں رہتی۔ یہ کسی وبائی مرض کی طرح پھیلتا ہے۔ ایک چڑچڑا شخص پوری کلیسیاء پوری تنظیم یا پوری جماعت کو چڑچڑا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ تلخ لوگ دوسروں کو بھی تلخ بنا دیتے ہیں۔ پوری برادری یا پورا خاندان اِس کی وجہ سے تلخ ہوسکتا ہے۔ ایسی چھپی ہوئی تلخ باتیں یا چڑچڑا پن ایک نسل سے دوسری نسل میں حقیقتاً منتقل ہو سکتے ہیں پڑھیئے:

مُجھے یقین ہے کہ یہ خُدا کا خاص وقت ہے کہ وہ اپنی روح کو ہم پر پھر نازل کرے۔ لیکن اِس کا انحصار ہم پر یعنی خُدا کے لوگوں پر ہے۔ اِس لئے یہ ہم پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے جو خُدا کے دیدار کے طلبگار ہوتے ہیں تو پھر ہمیں اپنے اندر کے تمام گُناہوں کو یسوع کے لہو سے دھونا ہوگا، تو پھر ہم اپنے دِل میں بیداری کے لئے تیار ہو جائیں گے پھر ہماری کلیسیاء میں، ہمارے معاشرے میں، ہماری قوم اور پھر ہماری دنیا میں بیداری آئے گی۔ کیونکہ جب تک خُدا کے لوگ اپنے آپ کو خاکسار کر کے توبہ نہیں کریں گے اور خُدا کے دیدار کے طلب گار نہیں ہوں گے تب تک بیداری کا کوئی وعدہ بائبل میں نہیں کیا گیا۔